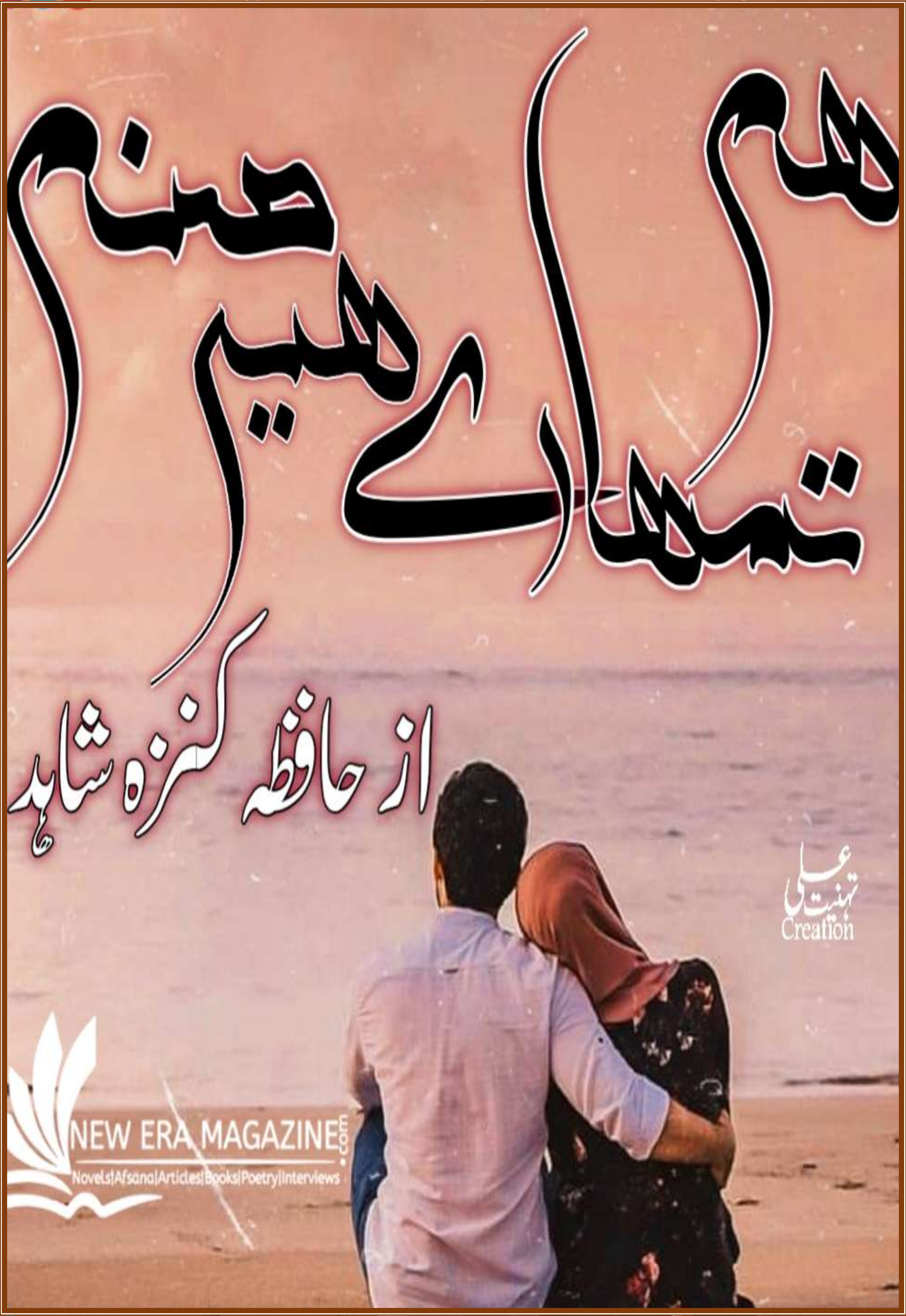
ہم تمہارے ہیں صنم
از حافظہ کنزہ شاہد
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم تمہارے ہیں صنم

از حافظہ کنزہ شاہد

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

بابا سائیں میں آپ کو کتنی بار کہہ چکا ہوں میں زرنین کی رخصتی چاہتا ہوں۔۔چچا جان کی وفات کے بعد وہ بہت اکیلی ہوگئی ہے۔۔مجھ سے اُس کا دکھ برداشت نہیں ہوتا۔حازق پچھلے ایک ہفتے سے اپنے والد(مہر رشید) کو رخصتی کا کہہ رہا لیکن وہ ہر بار ٹال دیتے۔۔آخر آج حازق نے ہمت سے روبرو ہوکر بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

ٹھیک ہے میں رخصتی کیلئے جاؤں گا اماں کے پاس۔۔لیکن میری ایک شرط پوری کرنی ہوگی۔۔مہر رشید برآمدے میں بچھی چارپائی بیٹھے اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ لی۔

شرط۔۔کیسی شرط بابا سائیں؟حازق نے سوالیہ نظروں سے باپ کی جانب دیکھا۔

زرنین کے نام جو زمین ہے اس میں سے آدھا حصہ میرے نام کرنا ہوگا۔۔رشید نے اطمینان سے کہا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

لیکن کیوں بابا سائیں۔۔حازق کو رشید سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی۔

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔رشید سگریٹ کا کش بھرتے ہوئے بولا۔

وہ زمین چچا جان نے زرنین کے نام کی تھی۔۔وہ زرنین کی ملکیت ہے

اور آپ کیسے زرنین سے اس طرح کا کوئی مطالبہ کر سکتے ہیں؟وہ دکھ سے باپ کی جانب دیکھ کر بولا۔

میں کسی کی ملکیت پر قبضہ نہیں کررہا۔۔اُس زمین میں میرا بھی حصہ شامل ہے۔۔رشید بولتا بولتا کھڑا ہوگیا تھا۔۔

مجھے آج بھی یاد ہے وہ دن جب ابا نے میرے نام ایک اور حمید (زرنین کے والد)کے نام دو زمینیں کر دی تھیں۔۔اُس وقت تو میں خاموش رہا لیکن ابا کی وفات کے بعد میں نے اماں سے بات کی۔۔اماں نے بھی حامی نہیں بھری۔۔اور پھر ایک دن حمید نے دونوں زمینیں زرنین کے نام کر دی۔۔رشید نے اپنے سامنے کھڑے حازق کو دیکھا جو سر جھکا کر بات سن رہا تھا۔

لیکن ابا جان اب وہ زمینیں زرنین کی ہیں اور وہ وہاں ایک فلاحی ادارہ کھولنا چاہتی ہے جہاں غریب لوگوں کی مدد کی جائے۔۔اور میں ہر گز اُس کے خوابوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دوں گا۔۔حازق اپنی جھکی گردن اٹھاتا پر اعتماد لہجے میں بولا۔

واہ پترا واہ۔۔اِس دن کیلئے بھیجا تھا تجھے شہر۔۔کہ تو پڑھ لکھ کر باپ کے

سامنے گردن اکڑ کر کھڑا ہوجائے۔۔رشید نے طنزیہ انداز میں کہا اور سگریٹ کا کش بھرا۔حازق نے ایک ناگوار نظر سگریٹ پر ڈالی۔

اگر تم چاہتے ہو کہ زرنین کی رخصتی ہو تو زمین میرے نام کرنی ہو گی ورنہ بھول جاؤ کہ زرنین کبھی دلہن بن کر اِس گھر میں آئے گی۔۔رشید کڑوے تیور لیے حازق کی جانب دیکھتا بولا اور وہاں سے جانے کیلئے قدم بڑھا دیے۔

حازق نے زور سے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے زرنین کا معصوم چہرہ آگیا۔۔

قبول ہے۔۔زرنین شرماتے ہوئے بولی۔۔

مبارک ہو۔۔ہر طرف مبارک باد کی صدا بلند ہوئی۔۔

حازق آہستہ سے اٹھتا زرنین کے ساتھ بیٹھ گیا۔

زرنین نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔۔سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

شکریہ زرنین میری زندگی میں آنے کیلئے۔۔حازق نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر زرنین کا ہاتھ تھام لیا۔

زرنین نے اپنی گردن کو مزید جھکا دیا۔۔شرم سے اُس کے گال دہکنے لگے۔

کچھ تو بولو۔۔وہ التجا کرتے ہوئے بولا۔

حازق۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔زرنین نے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا جس پر حازق نے اپنی گرفت اور مضبوط کرلی۔

کوئی نہیں دیکھ رہا سب باتوں میں مصروف ہیں۔۔حازق نے زرنین کی گھبراہٹ کم کرنا چاہی۔

زرنین خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔

زرنین۔۔حازق نے محبت سے پکارا۔

زرنین میں وعدہ کرتا ہوں ساری دنیا کی خوشیاں تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا۔۔کبھی تمہاری آنکھ میں میری وجہ سے کوئی آنسو نہیں آئے گا۔۔میں تم سے اپنی آخری سانس تک وفا نبھاؤں گا۔۔حازق آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔

زرنین خود کو خوش قسمت تصور کر رہی تھی۔۔کب سوچا تھا کہ حازق جیسا مخلص شخص زندگی میں آئے گا۔۔اُس نے نظر اٹھا کر حازق کو

دیکھا۔عزت و احترام،محبت،عقیدت سب کچھ تھا اس کی نگاہ میں۔۔

آہ۔۔ایک چیونٹی نے حازق کے ہاتھ پر کاٹا تھا۔۔وہ ماضی کی دنیا سے باہر حال میں آیا۔۔اس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور نکاح کی تصویریں دیکھنے لگا۔

وہ کب سے جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔آج حمید کا قتل ہوئے ایک مہینہ ہوچکا تھا۔۔

اللہ جی آپ تو جانتے ہیں نا میرے بابا کتنے اچھے تھے۔۔انہوں نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا پھر کس کی دشمنی تھی ان سے۔۔زرنین کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔

کیوں چھینا میرے بابا کو مجھ سے۔۔اماں کے جانے کے بعد بابا نے مجھے کبھی ان کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔آپ نے بابا کو بھی چھین لیا مجھ سے۔۔زرنین شکوہ کر رہی تھی۔۔اُس پاک ذات سے جس کی مرضی کے بنا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔۔روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی۔اس نے بے دم ہو کر اپنا سر سجدے میں گرا دیا۔

مہر جمال اپنی اہلیہ زوجاجہ کے ساتھ گاؤں میں رہتے تھے ان کے دو بیٹے تھے۔۔بڑا بیٹا رشید جو شروع سے ہی کاہل تھا اور ہر وقت امیر ہونے کے منصوبے بناتا رہتا جبکہ چھوٹا بیٹا حمید بہت محنتی اور ماں باپ سے محبت کرنے والا تھا۔

جمال نے اپنی زندگی میں ہی زرنین اور حازق کا رشتہ کر دیا تھا۔۔جمال کی اچانک موت کے کچھ عرصہ بعد زوجاجہ بیگم کے کہنے پر زرنین اور حازق کا نکاح کروا دیا گیا۔

نکاح کے تین سال بعد حمید کا قتل ہوگیااور کوئی نہیں جان سکا کہ قتل کس نے کیا ہے۔۔زرنین بیمار رہنے لگی تھی۔۔زوجاجہ بیگم کا حال بھی کچھ ٹھیک نہ تھا۔پہلے شوہر کی موت کا صدمہ اور اب جوان بیٹے کی موت نے کلیجے کو چیر کر رکھ دیا تھا۔

وہ چاہتی تھیں کہ جلد از جلد زرنین کی رخصتی کر دی جائے تاکہ وہ اس غم سے نکل جائے۔

اماں جان میں زرنین کی رخصتی چاہتا ہوں۔حازق زوجاجہ بیگم سے ملاقات کرنے آیا تھا۔

زوجاجہ بیگم نے حازق کو محبت بھری نظروں سے دیکھا۔۔وہ کہیں سے بھی رشید کی اولاد نہیں لگتا تھا۔

اماں جان۔۔میں کچھ کہہ رہا ہوں آپ سے۔۔اُس نے لاڈ سے اپنا سر زوجاجہ کی گود میں رکھ دیا۔

ہاں میری جان میں سن رہی ہوں۔۔میں بھی یہی چاہتی ہوں۔۔حمید کے موت کے بعد زرنین پہلے سے زیادہ خود میں سمٹ گئی ہے۔۔وہ حمید کو اپنا دوست مانتی تھی۔۔زہرہ(زرنین کی ماں)کی وفات کے وقت زرنین بہت چھوٹی تھی۔۔تب سے اب تک حمید نے اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔اور اب حمید کے بعد اس نے خود کو کمرے تک محدود کر دیا ہے۔۔زوجاجہ بیگم کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا تھا۔

حازق نے اپنا سر گود سے اٹھایا۔زوجاجہ کے لب کانپ رہے تھے۔۔

اماں جان۔۔حازق نے آگے بڑھ کر زوجاجہ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

اماں جان سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔میں زرنین کو بہت خوش رکھوں گا انشاءاللہ۔۔حازق نے زوجاجہ کے آنسو صاف کیے۔

ہاں میرے بچے میں جانتی ہوں۔۔تبھی تو تمہارے دادا جان یہ فیصلہ کیا تھا کہ تم دونوں کو جیون ساتھی بنا دیا جائے۔۔زوجاجہ نے مسکرا کر کہا۔

اماں جان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔حازق کو صبح والی بات یاد آگئی تھی۔۔وہ زوجاجہ بیگم سے پوچھنا چاہتا تھا کہ دادا جان نے اس کے والد کو ایک زمین جبکہ حمید چچا کو دو زمینیں کیوں دیں۔

کیا بات کرنی تھی۔۔زوجاجہ بیساکھی کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی۔۔

اماں جان وہ آج صبح میں نے بابا سائیں سے بات کی تھی رخصتی کے بارے۔۔

اماں جان۔۔زرنین بی بی کو کچھ ہوگیا ہے۔۔حازق کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی گھر کی ملازمہ گھبرائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

کیا ہوا ہے زرنین کو؟؟حازق نے پریشانی سے پوچھا اور اماں جان کو بازو سے تھام کر کمرے سے باہر نکالا۔

وہ۔۔صاحب جی میں ان کے کمرے میں کھانا لے کر گئی تھی۔۔وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جائے نماز پر بیہوش پڑی تھی۔۔ملازمہ نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

حازق میرے بچے مجھے زرنین کے پاس لے چل۔۔زوجاجہ مدھم آواز میں بولی۔

جی اماں جان۔۔حازق زوجاجہ کو سہارا دیتا زرنین کے کمرے کی جانب چل دیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ڈپریشن کی وجہ سے یہ بیہوش ہوگئ تھی۔۔ابھی کچھ دیر میں ہوش آجائے گا میں کچھ دوائیاں لکھ کر دے رہا ہوں یہ انہیں پابندی سے کھلانی ہیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کیجیے۔۔ورنہ طبیعت مزید بگڑ سکتی ہے۔۔ڈاکٹر نے زرنین کا چیک اپ کرتے ہوئے ہدایت دی۔

حازق اور زوجاجہ بیگم غور سے ڈاکٹر کی بات سن رہے تھے۔

جی بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔۔حازق نے ایک نظر بے خبر لیٹی زرنین پر ڈالی اور ڈاکٹر کو لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

نسرین مجھے زرا پنج سورہ پکڑا دے الماری میں سے۔۔زوجاجہ بیگم نے

زرنین کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ملازمہ سے کہا۔

یہ لیں اماں جان۔۔نسرین نے احتیاط سے غلاف میں لپٹا پنج سورہ پکڑایا۔

زوجاجہ بیگم سورتیں پڑھ پڑھ کر پھونک مار رہی تھیں۔۔

حازق کمرے میں داخل ہوا اور آہستہ سے بیڈ کے قریب لگی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے پریشانی سے زرنین کے چہرے کو دیکھا جو زرد پڑ چکا تھا۔

چھوڑ آئے ہو ڈاکٹر کو۔۔زوجاجہ بیگم نے عینک کے نیچے سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اماں جان۔۔وہ آہستہ سے بولا۔

حازق کی جان بستی تھی زرنین میں۔۔نکاح میں رہنے کے باوجود بھی زرنین حازق سے بہت کم بات کرتی تھی۔۔وہ شروع سے ہی ایسی تھی۔۔اپنے خول میں سمٹ کر رہنے والی۔۔حازق کا ساتھ پانے کے بعد وہ کافی حد تک نارمل ہوگئی تھی۔۔

حازق بیٹا تمہیں کچھ بات کرنی تھی مجھ سے۔۔زوجاجہ بیگم نے پنج سورہ ملازمہ کو پکڑایا اور جانے کا اشارہ کیا۔

جی اماں جان پھر کبھی سہی۔۔حازق نے فی الوقت بات کرنا مناسب نہ سمجھا۔

بب۔۔بابا۔۔زرنین نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

ہاں میرا بچہ۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کی پیشانی پر بوسا دیا۔

اماں جان۔۔زرنین نے محبت سے زوجاجہ بیگم کو دیکھا۔اور اٹھ کر بیٹھنے لگی۔

ارے لیٹی رہو ابھی۔۔ڈاکٹر نے کہا کہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔حازق نے آگے بڑھ کر زرنین کو روکنا چاہا۔

آپ۔۔زرنین نے چونک کر حازق کو دیکھا۔وہ حازق کی موجودگی سے بے خبر تھی۔۔حازق کو دیکھتے ہی اپنا ڈوپٹہ درست کرنے لگی۔

جی میں۔۔آپ کا شوہر۔۔۔حازق نے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

زرنین نے حازق کی بات پر سٹپٹا کر نظریں جھکا دی۔

زوجاجہ بیگم نے مسکراتی نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔

اماں جان مجھے بیٹھنا ہے۔۔زرنین نے التجائیہ انداز میں کہا۔

اچھا میری جان بیٹھ جاؤ۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کو سہارا دے کر بٹھایا۔

اچھا میں اب چلتی ہوں اپنے کمرے میں۔۔عشاء کا وقت ہورہا ہے اور حازق تم۔۔حازق جو زرنین کو دیکھنے میں مصروف تھا اپنے نام پر چونکا۔

جی۔۔جی اماں جان۔۔۔؟

میرے ساتھ آؤ کچھ کھانے کیلئے دیتی ہوں۔۔زرنین کو کھلا دینا۔۔حازق سر اثبات میں ہلاتا زوجاجہ بیگم کو سہارا دے کر نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جیسے میں خود نہیں کھا سکتی۔۔زرنین منہ بگاڑ کر بولی۔

کہاں تھے تم دوپہر سے؟حازق کے گھر میں داخل ہوتے ہی مہر رشید نے پوچھا۔

اماں جان اور زرنین سے ملنے گیا تھا۔۔حازق نے اطمینان سے جواب دیا۔

گھر ساتھ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تمہارا جب دل چاہے تم منہ اٹھا کر چلے جاؤ۔۔مہر رشید نے چبھتی نظروں سے حازق کو دیکھا۔

بابا سائیں وہ دونوں اکیلی ہوتی ہیں گھر میں۔۔چچا جان کی وفات کے بعد ہم ہی ان کا سہارا ہیں اور میں شوہر ہوں زرنین کا۔۔کبھی بھی مل سکتا ہوں اس سے۔۔حازق نے نرم لہجے میں کہا۔

اچھا شوہر ہو تم۔۔رشید طنزیہ ہنسا۔

حازق نے نا سمجھی سے اپنے باپ کو دیکھا۔

یہ مت بھولو کہ شوہر ہونے سے پہلے تم ایک بیٹے ہو۔۔اب کی بار رشید کا لہجہ کچھ سخت ہوا۔

جی بابا سائیں میں اچھے سے جانتا ہوں کہ میں ایک بیٹا بھی ہوں۔۔لیکن شاید آپ یہ بھول چکے ہیں کہ آپ بھی کسی کے بیٹے ہیں۔۔کیا کبھی آپ نے اماں جان کا حال پوچھنا گوارا کیا۔۔کیا آپ کو ان کا جھریوں سے بھرا چہرہ دیکھ کر ترس نہیں آتا۔۔کبھی دو پیار کے بول بولے ہیں آپ نے اُن سے؟؟؟حازق دکھ سے بول رہا تھا۔

یہ میرا اور اماں کا معاملہ ہے تمہیں کوئی ضرورت نہیں مجھے سمجھانے

کی۔۔رشید نے لاپرواہی سے کہا اُسے برا لگا تھا حازق کا اس طرح سے بولنا۔۔حازق نے خاموشی سے گردن جھکا لی۔

اور تم نے بات نہیں کی تھی زرنین سے زمین کے بارے میں۔۔رشید نے بے دھڑک ہوکر پوچھا۔

بابا سائیں میں آپ کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب پھر کہہ رہا ہوں زرنین اپنی زمین ہرگز آپ کے نام نہیں کرے گی۔۔اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔حازق رشید کی آنکھوں میں دیکھتا اعتماد سے بولا۔

رشید کی آنکھوں سے لالچ ٹپک رہی تھی جس نے حازق کو الجھن میں ڈال دیا۔

اب یہ وقت آگیا ہے کہ تم اس لڑکی کی خاطر اپنے باپ کے سامنے زبان چلاؤ گے۔۔رشید غصے سے حازق کے سامنے کھڑا ہوا۔۔اس کا دل چاہا حازق پر تھپڑوں کی برسات کر دے۔

سوری بابا سائیں۔۔اور وہ کوئی لڑکی نہیں بیوی ہے میری۔۔حازق ندامت سے سر جھکاتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں ہوتی زمین میرے نام۔۔رشید نے جل کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔

زرنین کھلی کھڑکی سے آسمان کا نظارہ دیکھ رہی تھی۔۔ہوا سے پردے ہل رہے تھے۔۔اسے خاموشی بہت تھی۔۔چاند کی مدھم سی روشنی میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔بڑی بڑی آنکھوں میں نمی چھپی تھی۔۔زرنین نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔ہوا سے اس کے ریشمی بال بکھر کر گالوں کو چھو رہے تھے۔

بابا جان مجھے نہیں کرنی شادی۔۔زرنین نے منہ پھلا کر کہا اور حمید کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

کیوں نہیں کرنی شادی میری گڑیا کو۔۔بیٹیوں کو ایک نا ایک دن اپنے گھر جانا ہی ہوتا ہے۔۔حمید نے پیار سے زرنین کو سمجھانا چاہا۔

تو کیا یہ میرا گھر نہیں ہے بابا جان۔۔زرنین کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

یہ بھی آپ کا ہی گھر ہے لیکن شادی کرنا سنت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں تمہیں کسی مخلص شخص کو سونپ دوں اور حازق ہی

وہ شخص ہے جس پر میں پوری طرح سے مطمئن ہوں۔۔اور ابا جان کی بھی یہی خواہش تھی کہ آپ دونوں کو ایک دوسرے کی دسترس میں باندھ دیا جائے۔۔حمید نے زرنین کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن بابا جان میری تعلیم ابھی مکمل نہیں ہوئی۔۔زرنین نے ایک اور بہانہ تلاش کیا۔

بیٹا جی اماں جان چاہتی ہیں کہ ابھی آپ دونوں کا نکاح کر دیا جائے۔۔تعلیم تو نکاح کے بعد بھی پوری ہوسکتی ہے اور حازق بھی تو شہر جاتا ہے تعلیم کی غرض سے۔۔اس کے بھی ابھی دو سال ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب وہ گاؤں آجائے گا اور کوئی کام شروع کردے گا تو آپ کی رخصتی کردی جائے گی۔۔تب تک آپ کی بھی تعلیم مکمل ہوجائے گی۔۔حمید نے اپنی بات مکمل کر کے زرنین کی جانب دیکھا جو خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

زرنین۔۔حمید نے پیار سے پکارا۔

جی بابا جان۔۔زرنین نے اپنی جھکی پلکیں اٹھائی۔

آپ کو کوئی اعتراض ہے حازق سے شادی کرنے میں۔۔حمید نے اپنا

خدشہ دور کرنا چاہا۔

نہیں بابا جان۔۔بس میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔زرنین نے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہا۔

تو بیٹا جی ابھی صرف نکاح ہوگا رخصتی نہیں۔۔حمید نے مسکرا کر کہا۔

جی ٹھیک جیسا آپ سب کو صحیح لگے۔۔زرنین نے حمید کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

شکریہ بیٹا جی ہمارا مان رکھنے کیلیئے۔۔حمید نے شفقت سے زرنین کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

زرنین نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کیے اور موبائل پر نظر ڈالی جہاں حازق کا میسج آیا تھا۔

وہ کھڑکی بند کرتی بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔

گڈ نائٹ۔۔حازق کا میسج پڑھ کر زرنین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

الارم کی آواز نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا۔۔اس نے آہستہ سے

اپنی آنکھیں کھولی اور الارم بند کرتا دوسری کروٹ لیٹ گیا۔

اللہ ھو اکبر اللہ ھو اکبر۔۔دور کہیں اذان کی آواز آرہی تھی۔۔وہ اٹھ کر بیٹھا اور خاموشی سے اذان کا جواب دینے لگا۔

اللھم رب ھذہ ادعوتہ التامتہ۔۔۔اذان کے بعد دعا پڑھ کر اپنا موبائل پکڑا۔

اسلام علیکم بیگم صاحبہ۔۔اٹھ کر نماز پڑھ لیجیے۔۔حازق نے میسج ٹائپ کیا اور موبائل کو بیڈ پر پھینکتا واش روم کی جانب چل دیا۔

ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی پر وضو کے قطروں سے اس کا چہرہ پر نور لگ رہا تھا۔

وعلیکم اسلام۔۔جی میں اٹھ گئی ہوں۔۔زرنین کا میسج پڑھ کر اُس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

حازق نے ٹوپی پہنی کر الماری سے جائے نماز نکالی۔۔

جائے نماز بچھا کر وہ اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہوگیا تھا۔

سورج کی کرنیں پردوں کو پھلانگتی کمرے میں داخل ہورہی تھی۔پرندوں کی چہچہانے کی آوازیں خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔۔ہر شخص اپنی زندگی کی تگ و دو میں مصروف تھا۔

صبح کے دس بج رہے تھے۔

زرنین اپنی الماری درست کرنے میں مصروف تھی۔وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔۔

حازق نے بہت سمجھایا تھا اُسے اور اب وہ مزید کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

آجاؤ۔۔زرنین جو اپنے کپڑے تہہ کرنے میں مصروف تھی دروازے کی آواز پر پلٹی۔

زرنین بی بی اماں جان آپ کو بلا رہی ہے۔۔نسرین نے کمرے میں داخل ہوتے ادب سے کہا۔

اچھا تم ایک کام کرو یہ میری الماری درست کردو میں اماں جان کی بات سن لوں۔۔زرنین نے اپنا ڈوپٹہ پکڑتے ہوئے کہا۔

جی اچھا۔۔نسرین کام میں مصروف ہوگئ۔

زرنین نے اماں جان کے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے۔

اسلام علیکم۔۔زرنین نے زوجاجہ کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری گڑیا۔۔زوجاجہ نے پیار سے زرنین کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

جی اماں جان میں بالکل ٹھیک ہوں اب۔۔زرنین نے مسکرا کر کہا اور زوجاجہ کی گود میں سر رکھ دیا وہ زوجاجہ بیگم کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنین تم کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کرتی ہو۔۔رونے سے کیا ہوگا۔۔حمید واپس آجائے گا کیا۔۔نہیں نا۔۔تو پھر کیوں اپنی دادی کو بھی پریشان کرتی ہو میری جان۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

میں کیا کروں اماں جان۔۔مجھے صبر نہیں آرہا میں نا چاہتے ہوئے بھی رونے لگتی ہوں۔۔مجھے ایسے لگتا ہے میرا سب کچھ ختم ہوگیا ہے۔۔یہ۔۔یہ دکھ مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے اماں جان۔۔زرنین نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر قفل باندھا۔

کیا مجھ سے بڑا دکھ ہے تمہارا۔۔میں نے اپنی جوان بہو کو مٹی کے سپرد کیا تھا۔۔اپنے شوہر کو خدا کے امان میں دیا تھا۔۔اپنے بیٹے کی درد ناک موت دیکھی ہے میں نے۔۔کیا مجھ سے بھی بڑا غم ہے تمہارا۔۔زوجاجہ کرب سے بول رہی تھی۔

زرنین نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا۔۔زوجاجہ بیگم بے آواز آنسو بہا رہی تھیں۔

اماں جان۔۔اُس نے آگے بڑھ کر زوجاجہ کے آنسو صاف کیے۔

اماں جان مت روئے نا آپ۔۔زرنین نے پریشانی سے کہا۔

تمہیں میرے آنسو تکلیف دے رہے ہیں کبھی سوچا ہے مجھ پر کیا گزرتی ہے جب میں تمہیں روتا دیکھتی ہوں کبھی سوچا ہے حازق کا کیا حال ہوتا ہے۔۔وہ مرد ہوکر تڑپتا ہے تمہارے لئے۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے پیار سے کہا۔

زرنین نے اپنا سر جھکا دیا۔اس کے تصور میں حازق کا چہرہ آیا پریشان سا۔۔۔

رونے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔دعا کیا کرو اپنے پیاروں کیلئے کہ اللہ ان کی

آخرت آسان کرے۔۔یہ دنیا فانی ہے بیٹا ایک نا ایک دن سب نے جانا ہے۔۔ہمیں چاہیے کہ ہم صبر سے کام لیں اور جانے والوں کے حق میں دعا کریں۔۔

زرنین خاموشی سے سر جھکائے سن رہی تھی زوجاجہ نے زرنین کو اپنے کندھے سے لگا لیا۔

جی اماں جان میں دعا کروں گی سب کیلیئے۔۔لیکن جس شخص نے بھی مجھ سے میری دنیا چھینی ہے میری بدعا ہے کہ وہ کبھی سکون سے نہ رہے۔۔زرنین نے نفرت سے کہا اور اپنی آنکھیں موند لی۔

اماں جان کے آغوش نے ڈھیروں سکون اس کے اندر اتار دیا۔

حازق نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد گاؤں میں فیکٹری کھول لی تھی۔۔جہاں مختلف قسم کے پروڈکٹس اور کھانے پینے کی اشیاء بنتی تھی۔۔جن کی سپلائی شہر میں کی جارہی۔۔حازق کو شہر میں بھی جاب ملی تھی لیکن وہ اپنے آبائی گاؤں کو چھوڑنے میں مطمئن نہیں تھا۔اسی لیے گاؤں آکر اپنی محنت اور کاوش کے بل بوتے پر کام شروع کر دیا جو دن

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہ دن ترقی اختیار کرتا گیا۔

حازق فیکٹری کے حساب کتاب میں مصروف تھا جب آفس کا دروازہ نوک ہوا۔

کم ان۔۔وہ مصروف سے انداز میں بولا۔

سر یہ آپ کیلئے آیا ہے۔۔چپراسی نے آفس میں داخل ہوتے ادب سے کہا اور ہاتھ میں پکڑا لفافہ ٹیبل پر رکھ دیا۔

اچھا ٹھیک ہے آپ جایئے۔

جی۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتا باہر چلا گیا۔

حازق نے اپنا کام ختم کر کے گردن کرسی پر جھکا دی۔۔تھکاوٹ کے باعث اس نے اپنی آنکھیں موند لی۔

ٹرن ٹرن۔۔فون کی گھنٹی پر اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔

اسلام علیکم۔۔جی امی میں بس آرہا ہوں گھر۔۔

جی۔۔جی مجھے پتا ہے آٹھ بج رہے ہیں بس نکلنے ہی لگا تھا۔۔حازق نے مسکرا کر کہا۔

اللہ حافظ۔۔اس نے فون رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

حازق کی نظر ٹیبل پر پڑے خاکی لفافے کی جانب اٹھی۔۔اُس نے آگے بڑھ کر اسے ہاتھ میں تھاما اور کھول کر پڑھنے لگا۔

جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اسکے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے۔۔غصے سے حازق کی رگیں تن گئی۔۔وہ زور سے دروازے کو بند کرتا گھر کی جانب چل دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا سائیں کیسے یہ سب کر سکتے ہیں۔۔حازق بڑبڑاتے ہوئے غصے سے گھر میں داخل ہوا۔خاکی لفافوں میں پڑے کاغذوں نے اس کا دماغ ایک پل کو پورا گھما دیا تھا۔۔

ریلیکس۔۔حازق نے دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھ کرخود کو نارمل کرنا چاہا۔۔

لیکن کیا وہ بات نارمل رہنے والے تھی؟اس کے دماغ نے اُس کی نفی کی۔

وہ پاؤں کے زور سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا اور ہاتھ میں

پکڑے پیپرز تقریباً پھینکنے کے انداز میں مہر رشید کے پاس بیڈ پر رکھے۔

رشید نے ایک نظر حازق کی جانب دیکھا اور دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔

یہ سب کیا ہے بابا سائیں۔۔؟حازق نے پیپرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

میرے خیال سے تم ایک پڑھے لکھے انسان ہو۔۔جو آسانی سے مطالعہ کرسکتا ہے کہ یہ پیپرز کس چیز کے ہیں۔۔رشید ٹی وی دیکھتے مصروف انداز میں بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ان پیپرز کا کیا مطلب سمجھوں؟ایک پیپر طلاق کے ہیں اور ایک جائیداد کے۔۔آخر کیا مطلب ہوا ان سب کا۔۔حازق نے الجھی نظروں سے رشید کو دیکھا۔

طلاق کے پیپرز کا وہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔۔ہاں البتہ جائیداد کے کاغذات کا مطلب صحیح ہے تمہارا۔۔رشید ٹی وی بند کرتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

حازق نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔وہ تو سمجھ رہا تھا کہ بابا سائیں زرنین کی

طلاق کا مطالبہ کریں گے۔۔اگر یہ پیپرز زرنین کیلئے نہیں تھے تو کس کیلئے تھے۔

زیادہ دماغ لگانے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا جی۔رشید نے خاموش کھڑے حازق کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

حازق نے غائب دماغی سے باپ کو دیکھا۔۔اسے جائیداد سے زیادہ طلاق کے کاغذات نے پریشان کیا تھا۔

تو بابا سائیں ان سب کا پھر کیا مقصد ہوا۔۔حازق جھنجلا کر بولا۔

دیکھو بیٹا مطلب صاف ہے۔۔رشید نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند اور ایک نظر پریشان کھڑے حازق کو دیکھا۔

یہ دو کاغذات ہیں اب یہ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تم دونوں میں سے کس کو چنتے ہو۔۔رشید خاکی لفافے کو ہاتھ میں پکڑتے بولا۔

لیکن کیوں بابا سائیں۔۔حازق نے اب کی بار قدرے بلند آواز میں پوچھا۔

کیونکہ اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔۔تو تم زرنین کی ساری زمین میرے نام کروا دو۔۔رشید بولتے بولتے رکا اور مڑ کر حازق

کو دیکھا جو اگلی بات سننے کیلئے کھڑا تھا۔

یا تو میں تمہاری ماں کو طلاق دے دوں گا۔۔رشید کی بات پر حازق نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔۔

آپ کو شرم آنی چاہئے بابا سائیں اس عمر میں ایسی باتیں کرتے ہوئے ایک زمین کی خاطر آپ اپنے رشتے کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔۔وہ غصے سے بولتا باپ کے مقابل کھڑا ہوگیا۔۔حازق کی رگیں تن چکی تھی۔۔اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مٹھیوں میں بھینچ کر اپنا غصہ کم کرنا چاہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رشید نے خوف سے حازق کی آنکھوں میں دیکھا جہاں بے یقینی۔۔دکھ اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

مجھے شرم دلانے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔میری نظر میں اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔وہ خود کو بیٹے کے سامنے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔یا تو وہ پوری زمین میرے نام کرنی ہوگی یا پھر اس عمر میں اپنی ماں کی طلاق کیلئے تیار رہنا۔۔رشید کسی بھی قسم کا

لحاظ رکھے بغیر بولا اور جیب سے سگریٹ نکالنے لگا۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔حازق نے جیسے خود کو تسلی دینا چاہی ورنہ ماں باپ کے رشتے کی کمزوری وہ اچھے سے جانتا تھا۔

میں ایسا کر سکتا ہوں اور اگر زمین میرے نام نہ ہوئی تو میں ایسا کر کے دکھاؤں گا۔۔رشید حازق کو چیلنج کرتا بولا اور سگریٹ کا دھواں اڑانے لگا۔

یہ نا انصافی ہے بابا سائیں۔۔آپ کیوں ایک زمین کے پیچھے یہ سب کر رہے ہیں۔۔حازق نے دکھ سے کہا اور پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔پچھلے دو دنوں سے یہ کیسا روپ دیکھ رہا تھا وہ باپ کا۔۔

رشید آرام سے سگریٹ پینے میں مشغول تھا جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو ان سب سے۔۔

میں۔۔میں خود بنا کر دوں گا آپ کو زمین۔ایسی بہت سی زمینیں میں آپ کے نام کر دوں گا۔۔وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتا بولا۔

یہ نا انصافی نہیں حق ہے میرا جس سے مجھے محروم کیا گیا تھا۔۔اور میں اسے کسی بھی قیمت پر حاصل کرکے رہوں گا۔۔میں نہیں مانتا شریعت

کے کسی تقاضے کو۔۔رشید کے دل کی بات زبان پر آ رہی تھی۔۔

جھوٹ کہا تھا اماں ابا نے مجھ سے۔۔اور وہ زمینیں حمید کے نام کردی۔۔رشید نے لہجہ میں نفرت سموئے کہا۔

کیسا جھوٹ۔۔حازق کے کان کھڑے ہوئے تھے کیا وہ کسی بات سے انجان ہے۔۔انجان تو وہ بہت سی باتوں سے تھا جسے وہ اماں جان سے جاننا چاہتا تھا۔

کک۔۔کچھ نہیں۔۔۔رشید ہکلاتے ہوئے بولا اور نظر چرا گیا۔

آخر اب ہی کیوں آپ کو زمین یاد آئی جب حمید چچا وفات پا چکے ہیں؟ پہلے تو آپ نے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا۔۔حازق کو رشید کی باتیں الجھا رہی تھی۔

پہلے بھی کی تھی یہ بات ابا سے لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا۔اسی لیے میں نے تم سے امید لگائی تھی کہ تم مجھے میرا حق دلاؤ گے۔۔رشید نے خود کو مظلوم دکھانا چاہا۔

لیکن۔۔حازق نے کچھ کہنے کیلئے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ رشید نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروادیا۔

حازق نے غصے سے اپنے لب بھینچے۔۔

میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تم بس زمین میرے نام کرواؤ پھر تمہاری شادی۔۔نہیں تو تیار رہنا اپنی ماں کی بربادی کیلیئے۔۔رشید نے بات ختم کرتے کہا۔

حازق خاموشی سے گردن جھکائے بیٹھ گیا۔۔وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

اور ہاں اب مجھے پوری زمین چاہیۓ۔۔رشید سگریٹ کا کش بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

حازق بمشکل خود پر کنڑول کر کے بیٹھا تھا وہ اپنے باپ سے بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا اس کی ماں نے ایسی تربیت نہ کی تھی اور اب ماں کی طلاق کا سن کر وہ بے چین ہوگیا تھا۔وہ کرسی سے اٹھا۔۔اس کی نظر بیڈ پر پڑے کاغذات پر پڑی۔

اس نے آگے بڑھ کر کاغذات کو اٹھایا اور انہیں پھاڑ کر وہی پھینکتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

رات کے پچھلے پہر زرنین کی آنکھ کھلی۔

سرہانے کے نیچے سے موبائل نکالا اور آنکھوں کو ملتے ہوئے ٹائم دیکھنا چاہا جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔۔زرنین کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا۔بیڈ کی دائیں جانب نظر گھمائی اور جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر حلق کو تر کیا۔

کیا ہوگیا ہے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے مجھے۔۔زرنین نے اپنا گلا مسلا اور منہ میں بڑبڑاتی بیڈ سے نیچے قدم اتار دیے۔

کھڑکیوں کو کھولتی وہ ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے لگے۔۔کتنے ہی پل ایسے گزر گئے،

بابا جان آپ رات کو کیوں جاگ جاتے ہیں۔۔زرنین نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا اور حمید کے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹی۔

بیٹا جی میں تو تہجد پڑھنے اٹھا تھا۔۔آپ اس ٹائم یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔حمید نے وضو کرنے کی غرض سے اپنے بازو فولڈ کیے اور بیڈ پر لیٹی زرنین کو دیکھ کر مسکرایا۔

اچھا میں بس پانی پینے اٹھی تھی تو آپ کے کمرے کی لائٹ آن دیکھی بس اسی لیے آگئی یہاں۔۔زرنین سستی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

چلو اب اٹھ گئی ہو تو تہجد پڑھ کر سونا۔۔حمید نے زرنین کے پاس بیٹھتے پیار سے کہا۔

اچھا بابا جان۔۔زرنین نے سستی سے کہا اور حمید کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

بابا جان۔۔اس نے محبت سے پکارا۔

جی میرا بچہ۔۔محبت سے جواب دیا گیا۔

آپ کو پتا ہے میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔آپ میرا سب کچھ ہیں۔۔پھر آپ کے بعد میں اماں جان سے پیار کرتی ہوں۔۔زرنین پہلے سنجیدگی پھر میں شرارت سے بولی۔

آہاں لیکن ان سب میں حازق تو کہیں بھی نہیں ہے۔۔حمید نے آبرو اچکاتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔

کیا بابا جان۔۔۔زرنین سٹپٹائی۔

وہ اماں جان کے بعد آتے ہیں نا۔اُس نے شرمندہ سی ہو کر اپنا چہرہ جھکا لیا۔

بیٹا جی کوئی بھی پہلے یا بعد نہیں ہوتا۔۔ہر شخص کا اپنا مقام ہوتا ہے زندگی میں۔۔کوئی بھی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا۔۔حمید پیار سے سمجھا رہا تھا۔

زرنین کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔وہ ایسے ہی حمید کی باتوں کو غور سے سنتی تھی۔

اچھا چلو اب اٹھو اور جاکر نماز پڑھو اپنے کمرے میں۔۔یہ نماز پڑھنا کسی کسی کو نصیب ہوتی ہیں صرف انہیں جو خوش قسمت ہو۔۔جو رب کے خاص بندے ہو وہی پڑھتے ہیں یہ نماز۔۔وہ زرنین کے گال تھپتھپا کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے بابا۔۔زرنین بیڈ سے نیچے اتری اور باپ کی آنکھوں میں دیکھا۔جہاں ایک دلکش چمک چھپی تھی۔

بابا جان آپ بہت خوش نصیب ہیں اللہ آپ کے بہت قریب ہے۔۔زرنین نے حمید کے نورانی چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا جی اللہ تو سب کے دلوں میں بستا ہے بس کچھ لوگ اپنے دل میں جھانکنا بھول جاتے ہیں اور دنیاوی کاموں میں پڑ کر خود کو رب کی ذات

سے دور کر دیتے ہیں۔۔حمید مسکرا کر کہتا وضو کرنے چلا گیا۔

بابا جان آپ واقعی اللہ کے بہت قریب تھے تبھی تو آپ کو اللہ پاک نے جلدی اپنے پاس بلا لیا۔۔

زرنین خیالات کی دنیا سے باہر آئی اُس نے کھڑکی سے باہر باغیچے کی جانب دیکھا جہاں پھول ہوا سے جھلملا رہے تھے جیسے رات کے پچھلے پہر رب سے باتیں کر رہے ہو۔۔ایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کے چہرے کو چھوا تھا وہ کھڑکی کے آگے پردے کرتی واش روم کی جانب بڑھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈوپٹے کو سر پر باندھے اس نے بسم اللہ پڑھی اور وضو کرنے میں مشغول ہوگئی۔جیسے جیسے وہ ہر اعضاء کو دھو رہی تھی خود کو ہلکا ہوتا محسوس کرتی۔۔اس نے چہرہ اٹھا کر سنک پر لگے شیشے میں دیکھا۔

وضو کے چھوٹے چھوٹے قطروں میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔۔

بابا جان آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں تہجد کی نماز پڑھنا خوش قسمت کو ہی نصیب ہوتا ہے اور آج میں بھی انہیں خوش قسمتوں میں شامل ہوگئی ہوں۔وہ بابا جان کو یاد کر کے مسکرائی تھی اور آنکھوں میں آنے والی

نمی کو صاف کرتی الماری سے جائے نماز نکالنے لگی۔

زرنین نے سر پر نفاست سے ڈوپٹہ باندھا اور جائے نماز پر کھڑی ہو کر نیت باندھ لی۔

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ۔۔اس نے پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب سلام پھیرا۔

زرنین نے دعا کیلیئے ہاتھوں کو بلند کیا اُس کی نگاہیں اپنے خالی ہاتھوں کی طرف تھیں۔۔

اے میرے رب تجھ سے کیا مانگوں۔۔تو نے مجھے میری اوقات سے بڑھ کر نوازا ہے۔۔پیار کرنے والے بابا جان لٹانے والی اماں جان اور محبت کرنے والا شوہر عطا کیا۔۔زرنین کا دل چاہا اتنی ساری نعمتوں کیلیئے رب کے آگے سجدے میں گر جائے۔

یا اللہ میرے بابا کو جنت میں جگہ عطا فرما اور اماں اور حازق کو لمبی عمر سے نواز۔۔اب یہ دونوں ہی میرا سہارا ہیں انہیں مجھ سے مت چھیننا۔۔ورنہ تیری گنہگار بندی مر جائے گی۔۔آنسو پلکوں کے راستے باہر نکل کر اس کا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔اُس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے دیا۔

جائے نماز پر بیٹھے اسے اپنا وجود بہت بھاری لگ تھا۔

وہ پاک رب کے سامنے بیٹھی تھی اپنے سر کو جھکائے خالی ہاتھوں کو پھیلائے گناہوں سے لتھرے وجود کے ساتھ۔۔

ناجانے کتنے دن اس نے اپنے رب سے ناراض رہ کر گزارے تھے۔۔وہ شرم سار تھی اپنے شکووں پر جو اس نے رب سے کیے تھے۔ان سوالوں پر جس کا جواب مانگا تھا۔۔اُسکی کیا اوقات تھی وہ رب کے فیصلوں کو قبول نہ کرتی۔۔اس کی مرضی کے آگے سر نہ جھکاتی۔۔وہ جب چاہے جسے چاہے چھین لے۔۔سب اسکی امانت ہے۔۔ہمارا وجود اس کی امانت ہے۔۔زرنین بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔۔اس کے بابا بھی تو امانت تھے رب کی۔۔زرنین کے لب کانپنے لگے۔۔اس کا وجود لرز رہا تھا۔۔زرنین دنیا سے بے خبر کسی اور دنیا میں مصروف تھی۔۔یہ گھڑیاں بہت عظیم تھی جس میں وہ رب کے سامنے بیٹھی تھی۔

بے شک ہر جان نے ایک نا ایک دن ضرور موت کا مزہ چھکنا ہے۔۔ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہا۔۔ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگی کو مسافر کی طرح گزاریں اور اپنی منزل کو یاد رکھیں۔۔اپنی آخرت کیلیئے اچھے اعمال ذخیرہ کریں اور جانے والوں کے حق میں بہتری کی دعا

کریں۔

ایک میٹھی آواز زرنین کے کانوں میں پڑی جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔

مسجدوں میں اذان کی صدا بلند ہوئی۔۔

زرنین نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور جائے نماز پر بیٹھی اذان سننے لگی۔

رب سے معافی مانگ کر اس کی روح تک سیراب ہوگئ تھی۔۔اس کے اندر سکون اتر گیا تھا۔

زرنین نے کمرے میں لگی گھڑی دیکھی۔۔فجر کا وقت ہورہا تھا۔۔

وہ خوش نصیب لوگ جنہیں اللہ نے اپنی حمد کیلئے اپنے محبوب کی تعریف کیلئے اور مسلمانوں کو کامیابی کی طرف بلانے کیلئے چنا تھا محبت سے اذان دینے میں مصروف تھے۔۔ہاں وہ محبت جس نے بلال حبشی کو محبوب کی آنکھوں کا تارا بنا دیا تھا۔

اذان۔۔کانوں میں رس گھولتی۔۔خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتی۔۔موحول کو سکون بخشتی۔۔فرحت بخش۔۔

بے شک نماز نیند سے بہتر ہے۔۔

مؤذن مسلمانوں کو بلا رہا تھا۔۔فلاح کی طرف۔۔کامیابی کی طرف۔۔

اذان اپنے اختتام کو پہنچی۔۔زرنین نے درود شریف اور دعا پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیرا۔

اسلام علیکم۔۔نماز کا وقت ہوگیا ہے اٹھ جایئے۔۔زرنین نے حازق کے تصور کو نظروں کے حصار میں لئے مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا اور موبائل رکھتی نماز پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حازق فجر کی نماز پڑھ کر واک کرنے چلا گیا تھا۔

اور اب وہ ہاتھ میں پانی کی بوتل تھامے تھکا تھکا سا گھر میں داخل ہوا تھا۔پوری رات اس نے سوچ سوچ کر گزاری تھی۔۔موبائل بند ہونے کی وجہ سے زرنین سے بھی بات نہیں کر سکا۔۔وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ آج اماں جان سے ضرور بات کرے گا۔۔

اتنی صبح صبح کہاں گئے تھے۔۔رشید نک سک سا تیار ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔۔حازق کو گھر داخل ہوتا دیکھ کر پوچھا۔

فریحہ (حازق کی ماں) صحن میں لگے نلکے سے ہاتھ دھو رہی تھی وہ ابھی رشید کیلئے ناشتہ بنا کر لائی تھی۔

واک کرنے گیا تھا۔۔حازق آرام سے جواب دیتا ایک نظر ماں پر ڈالتا اپنے کمرے میں جانے لگا۔

رکو۔۔رشید نے رعب دار آواز لگائی۔حازق نے اپنے قدموں کو روکا البتہ وہ مڑا نہیں۔۔فریحہ ہاتھوں کو ڈوپٹے کے پلو سے صاف کرتی چارپائی پر بیٹھ گئی۔

میں دو دن کیلئے شہر جا رہا ہوں کسی کام کے سلسلے میں۔۔دو دن بعد مجھے تمہارا جواب چاہیے امید ہے تم سمجھ گئے ہوگے۔۔رشید مصروف سے انداز میں بولا اور رومال سے اپنے ہاتھ صاف کرنے لگا۔

حازق نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور بنا جواب دیے تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔فریحہ نے پریشانی سے حازق کو جاتے دیکھا۔۔وہ دو دن سے نوٹ کر رہی تھی حازق کا چپ رہنا۔۔

تھو۔۔یہ لسی بنائی ہے تم نے۔۔رشید لسی کا گلاس زمین پر پھینکتا دھاڑا تھا

فریحہ نے سہم کر رشید کو دیکھا جو آنکھوں میں نفرت لئے اُسے دیکھ رہا

تھا۔زمین پر لسی پھیل چکی تھی۔۔

جج۔۔جی میں نے ٹھیک بنائی تھی۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

کیا خاک صحیح بنائی ہے چینی اتنی تیز کردی ہے۔۔ایک کام تو صحیح سے ہوتا نہیں اس عورت سے۔۔رشید زمین پر پڑے گلاس کو ٹھوکر مارتا وہاں سے چلا گیا۔۔

فریحہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور زمین صاف کرنے لگی۔

وہ کب سے کمرے میں ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔بابا سائیں کے بارے میں کوئی غلط سوچ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔پھر بھی اس کا دماغ اسے بھٹکا رہا تھا۔۔باپ کے خلاف ورغلا رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ رشید کا رویہ تو شروع سے ہی سب کے ساتھ سرد رہا تھا۔۔زرنین کے رشتے کی بات بھی حازق نے بہت مشکل سے کی تھی۔۔اسے ڈر تھا کہ بابا سائیں انکار نہ کردیں۔۔لیکن رشید نے بہت آسانی سے ہاں کردی تھی۔۔

شاید بابا سائیں نے اسی وجہ سے ہاں کی تھی کہ جب زرنین ان کی بہو بن جائے گی وہ آسانی سے زمین پر قابض ہوجائیں گے۔۔اس کے دماغ

نے ایک اشارہ کروایا۔

نہیں۔۔بابا سائیں اس حد تک نہیں گر سکتے۔۔وہ اپنے دماغ کی نفی کرتا بولا۔

کیوں نہیں گر سکتے۔۔جب دولت کی حوس سوار ہوجائے تو انسان کچھ بھی کر سکتا۔۔اس کا ضمیر سامنے کھڑا اس کی نفی کرنے میں لگا ہوا تھا/

وہ۔۔وہ ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔۔؟حازق نے پریشان ہوکر خود سے سوال کیا۔

انہوں نے امی کی طلاق کا کہا تھا کیا یہ کافی نہیں جاننے کیلیئے کہ وہ کسی بھی حد کو تجاوز کر سکتے ہیں۔۔اس کا عکس سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔مذاق اڑا رہا تھا۔

بس۔۔حازق بے بسی سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے چلایا۔

چہرے پر تھکن واضح تھی۔۔آنکھوں میں پڑتے لال ڈورے شب بیداری کی نشاندہی کر رہے تھے۔وہ پوری رات نہیں سو پایا تھا۔۔کیا کہتا وہ زرنین سے کہ اس کے بابا رخصتی کیلیئے زمین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔
سوچوں نے پھر سے اسے آن گھیرا۔۔

اُس نے بے چینی سے اپنے سینے کو مسلا۔۔۔اور بیڈ پر دونوں ہاتھوں کے سہارے تھکا سا بیٹھ گیا۔۔

میں کیا کروں۔۔کیا امی کو سب بتا دوں۔۔وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے میں لگا تھا۔۔

نہیں امی کو بہت دکھ ہوگا سب سن کر۔۔وہ خود ہی اپنی بات کو جھٹلا گیا۔

زرنین۔۔اس کے لبوں نے زرنین کو پکارا جیسے وہ اسی کمرے میں موجود ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موبائل۔۔وہ بڑبڑاتا ہوا جھٹکے سے اٹھا اور بیڈ پر نظر دوڑانے لگا۔۔سرہانے کے قریب موبائل پڑا تھا۔۔اس نے موبائل ہاتھ میں لیا اور اون کرنے لگا۔

اوہ شٹ۔۔بیٹری بھی ڈیڈ ہے۔۔حازق ہاتھ میں موبائل پکڑتا خود کو کوس رہا تھا۔۔موبائل آف تھا۔۔اس نے جلدی سے چارجر ڈھونڈ کر موبائل چارجنگ پر لگایا۔

اور ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی بھر کر حلق میں انڈیلا۔۔

وہ ہاتھ سے پیشانی مسلتا بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں گرا۔۔دونوں ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہیں تھی۔۔ایک بازو پر سر رکھے دوسری بازو کو آنکھوں پر فولڈ کرتا وہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔

میں جاؤں گا اماں جان کے پاس۔۔انہیں سب بتاؤں گا بابا سائیں کا۔۔ایسا کوئی بھی مطالبہ زرنین کو مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا۔۔میں کبھی اُس کا مان نہیں ٹوٹنے دوں گا۔۔وہ بیڈ پر بے ترتیب لیٹا زیرِ لب بڑبڑاتا سوچوں کے حصار میں گم ہوگیا تھا۔۔تھکاوٹ اور بے آرامی کی وجہ سے جلد ہی نیند نے اُسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

وہ کچھ پل کو ہی صحیح دنیا سے بے خبر سکون کی نیند سو چکا تھا۔

اماں جان میں آجاؤں اندر۔۔زرنین نے دروازے کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے زوجاجہ بیگم سے اجازت لی۔زوجاجہ بیگم تسبیح کرنے میں مصروف تھیں۔۔زرنین کی آواز پر تسبیح کے دانے گراتا ہاتھ رکا۔

ہاں زرنین آجاؤ۔۔وہ زرنین کو اجازت دیتی پھر سے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہوگئی۔

زرنین کمرے میں داخل ہوکر دروازے کو بند کرتی آہستہ سے چلتی ہوئی زوجاجہ بیگم کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔۔اور خاموشی سے ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

وہ پریشان تھی صبح سے۔۔حازق کا میسج تک نہیں آیا تھا اور کال کرنے پر موبائل نمبر بھی آف آرہا تھا۔۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔وہ اماں جان سے حازق کی خیریت طلب کرنے آئی تھی۔۔شاید انہیں کچھ پتا ہو حمید کی موت کے بعد وہ خود سے جڑے ان چند رشتوں کو لے کر بہت حساس ہوگئی تھی۔اب کسی کی محرومی نہیں چاہتی تھی وہ زندگی میں۔۔

زوجاجہ بیگم نے تسبیح مکمل کر کے زرنین پر ایک نظر ڈالی۔

وہ اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھ کر گھور رہی تھی۔۔

کیا بات ہے زرنین۔۔سب خیریت تو ہے نا۔۔زوجاجہ بیگم تسبیح رکھتی اُس کی جانب مڑی۔۔

اماں جان۔۔وہ۔۔وہ حازق بات نہیں کر رہے۔۔وہ پریشانی سے منہ اٹھاتے بولی۔

کیا مطلب۔۔کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا تم دونوں کے درمیان۔۔زوجاجہ بیگم

نے ناسمجھی سے پھر پریشانی استفسار کیا۔

نن۔۔نہیں اماں جان ہماری لڑائی کیوں ہوگی۔۔وہ بس ان کا موبائل بند جارہا ہے۔۔صبح فجر کے وقت بھی میں نے میسج کیا تھا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔بعد میں بھی کال کی تھی لیکن موبائل آف آرہا ہے۔۔وہ اپنی بات کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے بولی۔

اچھا۔۔تو کوئی بات نہیں اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔ہوسکتا ہے کسی کام میں مصروف ہو۔۔زوجاجہ بیگم نے مسکراتے ہوئے تسلی دینا چاہی۔۔پریشان تو وہ خود بھی ہوگئی تھی لیکن زرنین کو مزید پریشانی سے بچانا چاہتی تھیں۔

زرنین شرمندہ سی ہوکر چہرہ جھکا گئی۔

اچھا ایک کام کرو فریحہ کو فون ملا کردو۔۔میں اس سے پوچھتی ہوں۔۔ زوجاجہ بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

جی اماں جان ایک منٹ۔۔زرنین نے فوراً اپنا موبائل پکڑا اور گھر کے نمبر پر فون کرنے لگی۔

یہ لیں اماں جان۔۔اس نے ہاتھ میں فون پکڑے زوجاجہ بیگم کے سامنے

کیا۔

ہاں لاؤ دو میں پوچھتی ہوں تم پریشان نہ ہو سب خیریت ہوگی انشاءاللہ۔
زوجاجہ بیگم اس کی تیزی دیکھ کر ہنسی دباتی ہوئی بولی اور فون کان کے
ساتھ لگا لیا۔

افف۔۔یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔۔میں خود کرلیتی تائی امی کو
کال۔۔زرنین نے اپنی عقل پر خود ہی ماتم کیا اور اماں جان کی باتیں
سننے لگی۔

ہاں۔۔چلو ٹھیک ہے تم دیکھو بچے کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔اماں جان
پریشانی سے بول رہی تھی۔

شاید دوسری طرف سے حازق کے بارے میں کچھ کہا گیا تھا۔زرنین کا
دل گھبرایا تھا اماں جان کی بات سن کر۔۔بے چینی پہلے سے زیادہ بڑھ
گئی تھی۔

اچھا۔۔کبھی خود بھی یہاں دو گھڑی بیٹھنے آجایا کرو۔۔اب تو ویسے ہی
رشید گیا ہوا ہے تو آجانا حازق کے ساتھ ہی۔۔زوجاجہ بیگم شکوہ کرتے
بولی۔

فریحہ کا آنا جانا بہت کم تھا۔۔رشید کی وجہ سے اُس نے کہیں جانا ہی کم کردیا تھا۔۔جب سے زمینوں کا مسئلہ شروع ہوا تھا اُس کا جانا اور بھی کم کردیا گیا تھا۔۔اور وہ ہمیشہ سے ہی اپنے مجازی خدا کے حکم کی پابند رہی

وہ مجازی خدا جسے اپنے رتبے تک کا علم نہیں۔۔جسے اپنے حقوق تو یاد ہو لیکن فرائض کو سمجھنا تک گوارا نہ کرے۔۔

وہ مرد جو عورت کو اپنی جوتی کی مانند سمجھتے ہیں۔۔جو کسی کی بیٹی کو ازیت میں رکھتے ہیں وہ یہ مت بھولیں کہ اُن کی ایک نا ایک دن پکڑ ضرور ہوگی۔۔اگر اللہ نے اُن کی رسی دراز کی ہے تو وہ کھینچنے پر بھی قادر ہے۔۔اگر وہ خدا رحمن ہے رحم کرنے والا تو وہ قہار بھی ہے۔۔وہ اپنے بندوں کو ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے تو وہ کیسے برداشت کرے کہ کوئی اُس کے بندے کو تکلیف پہنچائے۔۔ہر ایک بات کا حساب دینا پڑے گا۔۔کسی کی آنکھ میں آپ کی وجہ سے آنے والے آنسو کا حساب بھی وہ ضرور لے گا۔

ہاں وہ شخص جو راہِ راست پر آجائے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے رب کے حضور معافی کا طلبگار ہو تو اللہ بخشنے والا بھی ہے۔۔

زرنین۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

جی۔۔جی اماں جان سب خیریت تو ہے نا۔۔حازق کو کچھ ہو ہے کیا۔۔ میں جاؤ اُن سے ملنے۔۔بلکہ ایک کام کریں آپ بھی چلیں میرے ساتھ ٹھیک ہے نا۔۔۔زرنین جلدی جلدی بولتی آخر میں سوالیہ نظروں سے زوجاجہ بیگم کو دیکھنے لگی جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

زرنین میرا بچہ کچھ نہیں ہوا۔حازق ٹھیک ہے بالکل وہ رات کو آئے گا فریحہ کے ساتھ۔۔فکر نہیں کرو۔۔ہممم۔۔زوجاجہ بیگم نے زرنین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر تسلی دی۔

تو پھر وہ۔۔اُن کا فون کہاں ہے؟وہ پھر پریشانی سے بولی۔

اُس نے بس فون چارج نہیں کیا تھا اور رات میں بھی کام کر رہا ہوگا آفس کا اسی لیے سو نہیں سکا۔۔ابھی سویا ہوا تھا۔۔میں نے فریحہ سے کہا ہے وہ اسے اٹھاتی ہے تو آجائے گا یہاں ملنے تم سے۔۔اب ختم کرو اپنی فکر۔۔زوجاجہ بیگم پہلے سنجیدگی سے سمجھاتے ہوئے بولتی گئ آخر میں شرارت سے کہہ کر ہنس دی۔

جی اماں جان۔۔۔زرنین بس اتنا ہی کہہ سکی کیونکہ ابھی بھی وہ مطمئن

نہیں ہوئی تھی۔۔جب تک وہ حازق سے خود بات نہ کر لیتی تب تک بے چینی لگی رہنی تھی۔

اچھا جاؤ اب جاکر پہلے نماز پڑھو عصر کی پھر کچھ کھانے میں اچھا سا بناؤ۔ امی آرہی ہیں تمہاری کافی دنوں بعد وہ بھی رشید گیا ہوا ہے تو اسی لئے۔ زوجاجہ بیگم نے اذان کی آواز سن کر زرنین کے گال تھتھپاتے ہوئے حکم دیا۔۔وہ چاہتی تھی کچھ مصروف ہوجائے۔

جی اچھا۔۔وہ سر اثبات میں ہلاتی مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔

یا اللہ میری بچی کو ہمیشہ خوش رکھنا۔۔اس کی خوشیاں برقرار رکھنا۔۔بری نظر سے بچائے رکھنا۔۔زوجاجہ بیگم نے لمبا سانس بھرتے ہوئے دل میں دعا کی اور نماز پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔

حازق کی آنکھ شام چھ بجے کھلی تھی۔۔وہ کب سے لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔موبائل چارج ہوچکا تھا لیکن اُس میں ہمت نہ تھی زرنین سے بات کرنی کی۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ پریشان ہوگی۔۔اور وہ ایک بار ہی مل کر اُس کی پریشانی ختم کرنا چاہتا تھا۔

دروازے کے آواز پر وہ چونکا۔۔اور سستی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

تھکاوٹ اب قدرے کم ہوچکی تھی۔۔آج وہ آفس بھی نہ گیا تھا۔

حازق بیٹا دروازہ کھولو۔۔دروازے کے عقب سے فریحہ کے آواز ابھری۔

جی امی ایک منٹ۔۔وہ اونچی آواز میں بولتا دروازے کی جانب بڑھا اور دروازہ کھول دیا۔

کیا ہوا ہے حازق بیٹا سب خیریت تو ہے۔۔طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟ دروازہ کھلتے ہی فریحہ نے پریشانی سے حازق کا چہرہ چھوتے ہوئے پوچھا۔

جی امی میں ٹھیک ہوں آپ فکر مت کریں۔۔وہ فریحہ کی شکل دیکھ کر مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔

فریحہ بھی خاموشی سے اُس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

حازق۔۔ایک بار پھر فریحہ کی آواز نے خاموشی توڑی۔

جی امی۔۔وہ محبت سے اُن کی طرف پلٹا۔

بیٹا تم آج آفس بھی نہیں گئے اور موبائل بھی بند کر رکھا ہے۔۔زرنین اور اماں جان کتنا پریشان ہورہی تھیں۔۔انہوں نے مجھے فون کر کے

تمہاری خیریت معلوم کی ہے۔۔فریحہ نے حازق کو بتایا اور کھڑی ہوکر کمرہ سمیٹنے لگی۔

جی امی بس رات کو سویا نہیں تھا تو اسی لیے صبح میں سو گیا اور موبائل آف تھا اسے چارجنگ پر لگا دیا تھا۔۔حازق کو خوشی ہوئی تھی سن کر۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ دباتا بولا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے پھر ابھی اماں جان کے پاس چلتے ہیں مجھے بھی کافی دن ہوگئے ہیں ان سے ملے ہوئے۔۔تم جلدی سے تیار ہوجاؤ۔۔وہ بیڈ پر پڑے سرہانے درست کرتی مصروف سے انداز میں بولی۔

جی ٹھیک ہے مجھے بھی جانا ہی تھا۔۔اچھا ہوا آپ بھی چلیں گی ساتھ۔۔ حازق کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

حازق ایک بات تو بتاؤ۔۔سچ بتانا بالکل۔۔فریحہ حازق کے پاس بیٹھتی بولی اور انگلی سے سچ بتانے کا وارن بھی کیا۔

حازق کو فریحہ کے انداز پر ہنسی آئی۔۔

جی پوچھیے۔۔وہ ماں کے ہاتھوں کو پکڑتے ادب سے بولا۔

تم نے بات کی تھی اپنے بابا سے زرین کی رخصتی کے بارے میں۔فریحہ

نے عجلت میں حازق کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حازق خاموش رہا۔۔وہ کیا بتاتا ماں کو کہ اس کی طلاق کی بات بھی کی گئی تھی جس سے وہ انجان تھیں۔

دیکھو حازق سب سچ بتانا۔۔اپنے بابا کے اور میرے رشتے کی سچائی اور کمزوری سے تم بخوبی واقف ہو۔۔صرف تمہاری خاطر اپنی عمر اس دلدل میں گزاری ہے میں نے تاکہ تم باپ کے سائے سے محروم سے نہ ہو جاؤ۔۔فریحہ آنکھوں میں نمی لئے بول رہی تھی۔رشید کے کیے ہر ظلم آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔

امی جان۔۔حازق نے آگے بڑھ کر فریحہ کو اپنے حصار میں لیا۔

امی جان جب سے ہوش سنبھالا صرف آپ کی ہی محبت دیکھی ہے۔۔ جتنی قربانیاں آپ نے میرے لیے دیں ہیں شاید ہی کسی نے دیں ہو۔۔ آپ نے مجھے پالا ہے۔میری تربیت کی ہے اور یہ آپ کی تربیت ہی ہے کہ میں آج تک بابا سائیں کے آگے بول نہیں سکا۔۔آپ پر ہوا ہر ظلم مجھے یاد ہے امی جان۔۔لیکن اب بس۔۔آپ ہر گز کوئی بات برداشت نہیں کریں گی۔۔اب آپ کا بیٹا بڑا ہوگیا ہے۔۔اپنے حق کیلئے لڑنا سیکھ

گیا۔۔حازق کے ہر ایک لفظ سے محبت ٹپک رہی تھی۔۔اُس نے عقیدت سے ماں کے ہاتھوں کو چوما۔

فریحہ کا سارا دکھ جیسے بہت پیچھے رہ چکا تھا۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور محبت سے حازق کے ماتھے پر بوسا دیا۔

حازق نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کیں۔

اچھا چلو اب بتاؤ مجھے کیا بات ہوئی تھی بابا کے ساتھ۔۔اماں جان بھی منتظر ہوگی کہ زرنین کی رخصتی کی بات کی جائے۔۔فریحہ نے زرنین کے نام پر محبت سے کہا۔

حازق نے نا چاہتے ہوئے بھی ساری بات فریحہ کو بتا دی سوائے طلاق کے۔۔

حازق بیٹا تم جانتے ہو نا کہ تمہارے بابا اماں جان کی سگی اولاد نہیں ہے؟فریحہ نے حازق کا اترا چہرہ دیکھ کر سوال کیا۔

جی امی جان۔۔میں جانتا ہوں آپ نے بتایا تھا مجھے۔۔لیکن بابا سائیں کو اِس بات کا علم نہیں ہے کہ میں یہ سب جانتا ہوں۔۔حازق نے آسانی سے قبول کرتے ہوئے کہا۔

تو بیٹا بس شریعت کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں جنہیں اماں جان اور ابا جی نے پورا کیا تھا اور تمہارے بابا اِس بات کو ماننے سے انکاری رہے تھے ہمیشہ سے۔۔پہلے بھی بہت مرتبہ انہوں نے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔لیکن اماں جان نے صاف انکار کردیا تھا۔۔اور پھر تمہارا زرنین سے شادی کا کہنا رشید نے آسانی سے قبول کرلیا شاید یہ سوچتے ہوئے کہ وہ اِس طرح زمین پر قبضہ حاصل کر لیں گے۔۔لیکن تم زرنین کا ساتھ کبھی مت چھوڑنا۔۔ہمیشہ حق کا ساتھ دینا۔۔فریحہ پیار سے حازق کو سب سمجھا رہی تھی۔۔بہت سے باتوں سے پردہ اٹھا تھا آج۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حازق خاموشی سے گردن جھکائے سب سن رہا تھا۔۔رشید کے بارے میں بہت سے باتوں نے دل میں جنم لیا تھا۔۔بہت سے سوال اٹھے تھے ذہن میں جن کا وہ جواب چاہتا تھا۔

فریحہ کے خاموش ہوتے حازق نے اپنا سر اٹھایا۔۔

امی میں سب جاننا چاہتا ہوں۔۔میں شریعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔شاید کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔بس اتنا جانتا تھا کہ بابا سائیں اماں جان کی سگی اولاد نہیں ہیں۔۔لیکن کبھی اماں جان کو زیادتی کرتے نہیں دیکھا۔۔میں جاننا چاہتا ہوں سب امی جان۔۔حازق نے التجائیہ

انداز میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے جو جاننا ہے آج اماں جان سے پوچھ لینا۔اور دیکھو باتوں باتوں میں ٹائم کتنا ہوگیا ہے سات بجنے والے ہیں۔۔فریحہ اور حازق دونوں نے گھڑی کو دیکھا۔

چلیں میں بس فریش ہوکر آتا ہوں آپ تیار رہیں پھر چلتے ہیں دونوں۔ حازق بیڈ سے اٹھتا بولا اور واش روم کی جانب قدم بڑھا لئے۔

فریحہ بھی دروازہ بند کرتی اپنی کمرے میں چلی گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب لوگ اِس وقت کھانا کھانے کے بعد باغیچے میں چارپائیوں پر بیٹھے تھے۔۔ٹھنڈی ہوا نے ماحول کو اور زیادہ پرسکون بنا دیا تھا۔۔ہوا کی وجہ سے پھول ہل رہے تھے۔زرنین پودوں کے پاس کرسی پر بیٹھی تھی۔۔ کبھی پھولوں کو ہاتھ سے چھوتی کبھی ان کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتی۔۔ فریحہ اور زوجاجہ بیگم اپنے دکھ بانٹنے میں لگی ہوئی تھی۔۔جبکہ حازق زرنین کو نظروں کے حصار میں لئے بیٹھا تھا۔۔وہ کب سے زرین کو میسج کر رہا تھا لیکن زرنین نے جواب دینا تو دور کی بات ایک بار بھی حازق

کی طرف دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔وہ کب سے حازق کو اگنور کررہی تھی۔۔اسے بھی تو حق تھا اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کا۔۔

حازق بیٹا۔۔حازق زرنین کو دیکھنے میں مصروف تھا جب زوجاجہ بیگم نے اُسے پکارا۔

جی اماں جان۔۔وہ متوجہ ہوتے بولا۔

بیٹا میں چاہتی ہوں زرنین کی رخصتی کر دی جائے۔۔لیکن اُس سے پہلے میں تمہیں کچھ باتیں بتانا چاہتی ہوں۔۔مجھے امید ہے کہ تم ضرور سمجھو گے۔۔زوجاجہ بیگم سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔کچھ حقائق میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا زوجاجہ بیگم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔۔

میں سب کچھ بتاؤ گی۔۔لیکن میری زرنین کی زندگی پر اس کی خوشیوں پر خوابوں پر کوئی حرف نہیں آنا چاہیئے۔۔انہوں نے ایک نظر گم سم سی بیٹھی زرنین کو دیکھا۔

جی انشاءاللہ میں حق کا ساتھ دوں گا۔۔حازق نے مسکراتے ہوئے یقین دلانا چاہا۔

فریحہ نے پہلے ہی اماں جان کو سب بتا دیا تھا۔۔رشید کے مطالبے کے بارے میں۔۔اور اماں جان کو بھی شاید پہلے سے ہی یہی توقع تھی تبھی ان کا ردِ عمل کچھ خاص نہ تھا۔

فریحہ تم زرا زرنین کو یہاں سے لے جاؤ میں نہیں چاہتی کہ زرنین کسی بھی بات کو جان کر فکر مند ہو۔۔زوجاجہ بیگم نے فریحہ سے کہا۔

جی اچھا۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے اٹھ گئی۔

زرنین۔۔وہ اپنے نام پر چونک کر مڑی تھی۔۔جہاں فریحہ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

جی تائی امی۔۔وہ ادب سے کھڑی ہوئی۔

تائی نہیں صرف امی۔۔فریحہ نے پیار سے کہا۔

جی۔۔زرنین بھی جوابا پھیکا سا مسکرائی۔۔اُس کا موڈ ابھی خراب تھا البتہ حازق کو صحیح دیکھ کر فکر ختم ہوگئی تھی۔

حازق دور سے بیٹھا دلچسپی سے سب دیکھ رہا تھا۔

میں کچھ لائی ہوں تمہارے لیے۔۔اماں جان کے کمرے میں رکھا ہے آؤ

دکھاؤں۔۔وہ زرنین کا بازو پکڑتے بولی۔

جی لیکن اماں جان بھی تو دیکھیں گی۔۔وہ زوجاجہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولی۔۔ایک نظر پاس بیٹھے حازق پر پڑی جو مسکرا رہا تھا۔۔زرنین نے فورا سے اپنی نظروں کو زاویہ بدلا۔

حازق نے اس حرکت پر بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔

ارے نہیں بیٹا تم جاؤ بیٹھو کمرے میں۔۔میں بھی بس ابھی آتی ہوں ویسے بھی تم دونوں کو بہت کم وقت ملتا ہے آپس میں بیٹھنے کا۔۔زوجاجہ بیگم نے اجازت دیتے کہا۔

اہمم اہمم۔۔میرے بارے میں کیا خیال ہے اماں جان۔۔حازق نے کھانستے ہوئے اپنی جانب توجہ دلانا چاہی۔۔اور آنکھوں میں شرارت لئے زرنین کو دیکھنے لگا۔

زرنین سٹپٹاتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔

چل شرارتی بچہ یہ تو اب ساری عمر تمہاری ہی امانت ہے۔۔زوجاجہ بیگم حازق کے کندھے پر ہاتھ مارتی پیار سے بولی۔

فریحہ پاس کھڑی مسکراتی نظروں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

تائی امی میں کمرے میں جاتی ہوں۔۔آپ آجایئے گا۔۔زرنین بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے غائب ہوئی۔۔اُسے اپنے پیچھے سب کے قہقہے سنائی دیے جس سے وہ مسکرائی تھی۔

زرنین زوجاجہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی پھولی ہوئی سانس کے ساتھ۔۔اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنا سانس بحال کیا اور بیڈ کے قریب لگے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ایک نظر ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ڈالی جہاں حازق کے بہت سے میسجز آئے ہوئے تھے۔

وہ سارے میسجز پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔۔ہر میسج کے ساتھ اُس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

اتنی آسانی سے تو معاف نہیں کروں گی۔۔اُس نے حازق کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے کہا۔۔اور دوبارہ موبائل پر نظر جما دی۔۔

حازق منتیں کرنے کے انداز میں معافی مانگ رہا تھا۔۔وہ پھر مسکرائی تھی

دروازے کی آواز پر اُس نے اپنی مسکراہٹ سمیٹی اور فریحہ کی جانب متوجہ ہوگئی۔

اماں جان پلیز مجھے ایک ایک لفظ بتایئے گا۔۔شریعت کے کونسے تقاضے ہیں جنہیں بابا سائیں نہیں مانتے۔۔کونسی وجوہات کی بنا پر بابا سائیں آپ سے اتنا بدگمان ہوگئے ہیں۔میں سب جاننا چاہتا ہوں ایک ایک لفظ۔۔ زرنین اور فریحہ کے جاتے ہی حازق نے پھر زوجاجہ بیگم سے کہا۔

وہ خود کو مضبوط بنا کر آیا تھا تاکہ ہر قسم کی بات برداشت کر سکے۔۔ ایک دعا تھی دل میں کہ کچھ بھی ہو بس زرنین کا ساتھ ہمیشہ برقرار رہے۔۔وہ زرنین کو چھوڑنے یا اسے تکلیف پہنچانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اُس نے سوالیہ نظروں سے زوجاجہ بیگم کو دیکھا۔

میں سب بتاؤں گی۔۔زوجاجہ بیگم چارپائی پر سیدھی ہوکر بیٹھ گئی۔

رشید میری سگی اولاد نہیں ہے۔۔حمید کی پیدائش سے پہلے میں نے رشید کو گود لیا تھا۔۔ایک دن کوئی رشید کو ہمارے پرانے گھر کے باہر چھوڑ کر چلا گیا۔جب تمہارے ابا جان کام سے واپسی آئے تو رشید پر نظر پڑی۔۔ رشید کو تمہارے ابا جان اور میں نے اٹھا لیا اور پھر پولیس میں خبر کر

دی۔۔رشید کا کوئی والی وارث نہ آیا اور اس طرح رشید کو ہم نے پالنا شروع کیا۔۔شادی کے پانچ سال بعد بھی میرے گھر کوئی اولاد نہ تھی۔ رشید کو میں نے اپنی سگی اولاد سے بھی بڑھ کر پالا۔۔۔زوجاجہ بیگم کچھ دیر خاموش ہوئی۔۔انہیں رشید کی بے رخی یاد آئی تھی۔

حازق چارپائی سے نیچے ٹانگے لٹکائے بیٹھا تھا۔۔اور ساری بات غور سے سُن رہا تھا۔۔اُسے افسوس ہوتا تھا رشید کا رویہ دیکھ کر۔۔۔

اور پھر دو سال بعد اللہ نے ہمیں حمید سے نواز دیا۔زندگی اچھی گزرنے لگی تھی۔۔تمہارے ابا جان اور میں نے رشید کو بتا دیا تھا کہ وہ ہماری سگی اولاد نہیں ہے۔۔شاید اسی لئے رشید کا رویہ دن با دن بدلتا گیا۔۔ بچپن سے ہی دل میں بدگمانی کو پناہ دے دی جو بڑے ہونے تک پروان چڑھتی گئی۔۔اُسے لگتا کہ ہم حمید کو زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔حمید ہمیشہ سے ہی رشید سے بہت محبت کرتا تھا۔۔وہ اِس بات سے انجان تھا کہ رشید اس کا بھائی نہیں ہے۔۔زوجاجہ بیگم کا سانس بے ترتیب ہونے لگا تھا۔۔وہ ایک دم رکی۔۔

حازق جو سر جھکائے سن رہا تھا اپنا سر اوپر اٹھایا۔۔اور زوجاجہ بیگم کو دیکھا جو اپنا سانس درست کر رہی تھیں۔

میں پانی لاتا ہوں۔۔وہ کہتا اٹھا اور جلدی سے پانی کا گلاس بھر کر لایا۔

یہ لیں اماں جان۔۔اُس نے چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر کہا اور ایک پریشان سی نظر زوجاجہ پر ڈالی۔

میں ٹھیک ہوں تم بیٹھو۔زوجاجہ بیگم نے حازق کو بیٹھنے کا کہا اور پانی کا گلاس ہاتھ میں ہی تھامے رکھا۔

حازق دوبارہ آہستہ سے بیٹھ گیا۔۔

لیکن اماں جان زمینوں کا کیا معاملہ ہے؟حازق نے اب کی بار الجھ کر پوچھا۔

دیکھو بیٹا شریعت میں کسی بھی لے پالک کا وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔۔تمہارے دادا جان کی وفات سے کچھ سال پہلے رشید نے جائیداد کا مطالبہ کیا۔۔لہذا تمہارے دادا جان نے کسی عالم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے حیات ہوتے وراثت نہیں ہوگی۔۔وراثت وہ ہوتی ہے جو کسی شخص کی وفات کے بعد اس کا پیچھے چھوڑے ہوئے مال یا جائیداد کو ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔۔اور سوتیلی اولاد کا وراثت میں کوئی حق نہیں ہے۔۔ہاں اگر آپ چاہیں تو بطور انعام اپنی زندگی میں اگر کسی کو

کچھ دینا چاہے تو جائز ہے۔۔

حازق کے ذہن پر جمی دھول اب مٹنے لگی تھی۔۔بہت سے سوالوں کے جواب مل گئے تھے اُسے۔۔

اور پھر تمہارے بابا جان نے رشید کے نام اپنی ایک زمین کر دی جہاں رشید نے گھر بنایا اور الگ رہنے لگا ہم سے۔۔البتہ حمید کو ابھی کچھ نہ دیا تھا اور اسے کسی چیز کی خواہش بھی نہ تھی۔۔زوجاجہ بیگم نے سچ بتایا تھا مگر حازق ابھی بھی الجھن کا شکار تھا۔

لیکن اماں جان بابا سائیں نے کہا تھا کہ آپ لوگوں نے حمید چچا کے نام دو زمینیں کر دیں تھی۔۔حازق اپنا مسئلہ سمجھاتے بولا۔

نہیں یہ صرف رشید کی سوچ ہے۔وہ جھوٹ بولتا ہے تم سے۔۔تمہارے ابا جان کی دو زمینیں تھیں ایک وہ جہاں تم لوگ آباد ہو اور ایک یہ جہاں ہم لوگ رہتے ہیں۔۔جمال نے اپنی وفات سے پہلے ہی مجھے وصیت کر دی تھی کہ میری زمین کا شریعت کے مطابق حصہ کرنا۔۔اور جو تیسری زمین ہے جو ابھی صرف ایک پلاٹ کی مانند ہے وہ حمید کی محنت سے بنائی گئی ہے۔۔جہاں زرنین ایک فلاحی ادارہ قائم کرنا چاہتی

ہے۔۔وہ زمین حمید نے اپنی وفات سے دو دن پہلے ہی زرنین کے نام کی تھی۔۔شاید میرے بچے کو اپنے آخری وقت کا علم ہوگیا تھا۔۔زوجاجہ بیگم خاموش ہوگئی تھی۔۔ایک مرتبہ پھر حمید کی یاد نے ان کی آنکھیں بھگو دیں تھیں۔۔

حازق نے آگے بڑھ کر زوجاجہ بیگم کے آنسو صاف کیے اور انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔

اماں جان بابا سائیں جو بھی کر رہے ہیں یا سوچ رہے ہیں میں ہرگز ایسا کچھ ہونے نہیں دوں گا۔۔زرنین کا خواب ضرور پورا ہوگا۔۔حازق آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔

رشید نے اُسے کبھی باپ کا پیار نہ دیا تھا۔۔حمید کے ہوتے اُسے باپ کی کمی محسوس نہ ہوئی اور حمید کی وفات پر اُسے لگا جیسے وہ آج باپ کے سائے سے محروم ہوگیا ہو۔۔

حازق میں بات کروں گی رشید سے۔۔ہوسکتا ہے وہ سمجھ جائے۔۔زوجاجہ بیگم نے اپنا سر اٹھاتے کسی امید کے تحت کہا۔

جی اماں جان آپ کر لیجیے گا بات۔۔حازق نے پھیکی سی مسکراہٹ کے

ساتھ کہا۔

وہ جانتا تھا اپنے باپ کو کہ وہ کبھی نہ مانے گا۔۔

اماں جان۔۔اُس نے خاموش بیٹھی زوجاجہ کو پکارا۔

جی میری جان۔۔زوجاجہ بیگم خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

میں زرنین کی رخصتی چاہتا ہوں جلد از جلد۔۔وہ ضدی انداز میں بولا۔

اچھا جی میں کرتی ہوں رشید سے بات اگر وہ مانتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر تم خود مختار ہو اِس فیصلے کیلیئے۔۔لیکن ایک بار اپنے والد سے اجازت لینا تمہارا فرض ہے۔۔وہ حازق کے چہرے پر پیار کرتے ہوئے بولی۔

جی۔۔حازق نے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔۔

اچھا اب میں جاتا ہوں اپنی بیگم صاحبہ کو منانے۔۔اِس بار تو پتا نہیں کیا ہوگیا ہے۔۔ایک میسج تک کا جواب نہیں دیا۔۔توبہ توبہ۔۔حازق کانوں کو ہاتھ لگاتا شرارت سے بولا۔

ہاں تو صحیح ہے نا۔۔اُسے پورا حق ہے ناراض ہونے کا۔۔زوجاجہ بیگم

زرنین کی سائیڈ لیتے بولی۔

اماں جان اتنی جلدی پارٹی بدل لی آپ نے۔۔وہ چارپائی سے کھڑا ہوا اور مصنوئی خفگی سے بولا۔

تم دونوں ہی میری آنکھوں کا تارا ہو۔۔اور تم تو میرے حمید کی پرچھائی ہو۔۔جب جب تمہیں دیکھتی ہوں میرا حمید نظر آتا ہے مجھے۔۔زوجاجہ بیگم نے محبت بھری لفظوں میں کہا اور حازق کے سہارے سے اٹھ کر اندر کی جانب چلنے لگی۔۔

حازق بھی مسکراتا ہوا چلنے لگا۔ڈھیروں سکون اُس کے اندر اتر گیا تھا۔۔ زرنین کو اپنانے کا ارادہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوچکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنین حازق کو دیکھتے ہی اپنے کمرے میں آگئ تھی۔۔اب وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے انگلیوں سے کھیل رہی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ حازق ضرور آئے گا۔

وہ اٹھی اور خود کو مصروف کرنے کیلئے الماری کھولی۔۔پہلے سے ہی درست کپڑوں کو دوبارہ صحیح کرنے لگی۔۔

ارے یہ پیج (صفحہ) کس چیز کا ہے۔۔الماری کے ایک کونے میں کوئی صفحہ پڑا ہوا تھا۔۔زرنین کی نظر اُس پر پڑی۔

اُس نے ہاتھ میں پکڑ کر کھولنا چاہا تبھی دروازے کے کھلنے کی آواز آئی زرنین سے فوراً سے وہ صفحہ اپنا کتاب میں رکھ دیا اور الماری بند کر کر پلٹی۔۔

حازق دونوں بازو سینے پر باندھے اُس کے پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

آپ۔۔زرنین نے چونک کر کہا۔

جی میں آپ کا شوہر۔۔جس سے آپ ناراض بیٹھی۔۔حازق ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا۔

میں کون ہوتی ہوں آپ سے ناراض ہونے والی۔۔زرنین بے رخی سے کہتی وہاں سے آگے بڑھی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

آپ منکوحہ ہیں میری اور بہت جلد رخصت ہونے والی ہیں ہمارے ساتھ۔۔حازق ترکی بہ ترکی بولتا زرنین کے مقابل بیٹھ گیا۔

زرنین سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔۔حازق کی بات پر اپنی جھکی پلکیں اٹھائیں۔۔حازق کی نظروں سے جھلکتی محبت زرنین پر واضح

تھی۔۔اُس کی آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھ کر زرنین کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھری۔

میں مانتا ہوں کہ بہت ہینڈسم ہوں لیکن اگر ایسے دیکھو گی تو مجھے شرم آئی گی۔۔حازق شرارت سے بولا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔زرنین نے سٹپٹا کر اپنی آنکھیں جھکا دی۔

حیا کی لالی گالوں پر بکھر گئ تھی۔۔

حازق کی موجودگی میں وہ ساری ناراضگی بھول گئ۔

کیا مطلب ہے کیا ہینڈسم نہیں ہوں میں۔۔حازق نے صدمے سے کہا۔

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔زرنین فوراً کنفیوز سی بولی۔

تو کیا ہوں ہینڈسم۔۔حازق نے آبرو اچکائے۔۔

زرنین نے غصے سے حازق کی جانب دیکھا۔حازق کا ایک جاندار قہقہہ کمرے میں گونجا۔زرنین جل گئ تھی اندر سے۔۔وہ غصے سے اٹھی اور وہاں سے جانے لگی۔۔حازق نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

زرنین۔۔پلیز یار مان جاؤ۔۔حازق منت بھرے لہجے میں بولا۔

زرنین مسکراتے ہوئے مڑی اور حازق کو محبت سے دیکھا۔

میں آپ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی لیکن آپ کو بھی چاہیے تھا ایک بار مجھے بتا دیتے۔۔میں کتنا پریشان ہوگئی تھی۔۔زرنین سارے گلے شکوے کرنے میں لگ گئی۔

اچھا اچھا بس۔۔آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔بلکہ اب صرف کچھ دن ہیں پھر ہم ایک ساتھ ہی ہوگے انشاءاللہ۔۔حازق نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالی۔

زرنین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

کیا میں یہ پہنا سکتا ہوں۔۔حازق نے اجازت چاہی۔زرنین نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔حازق نے دو کڑے زرنین کی نازک کلائیوں میں ڈالے۔

یہ بہت خوبصورت ہیں۔۔زرنین کڑوں کو دیکھتی چھپاتے ہوئے بولی۔

اب تو ناراض نہیں ہو مجھ سے۔۔حازق نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

نہیں بالکل نہیں۔۔زرنین کھلکھلا کر ہنس دی۔

رات نے سیاہ چادر اوڑھ لی تھی۔۔چاند دونوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا لیکن مستقبل کیسا ہوگا یہ تو آنے والا وقت ہی جانتا تھا۔۔

رات کے سیاہ چادر آہستہ آہستہ سرکنے لگی تھی۔۔سورج کی روشنی نے آسمان کو روشن کرنا شروع کیا اور کرنیں آسمان سے گرتی زمین کے ہر زرے زرے کو روشن کرنے لگیں۔۔یہ رب کا انصاف تھا۔۔وہ کسی امیر یا غریب میں فرق نہیں کرتا۔۔روشنی غریب کے گھر اور امیر کے گھر دونوں کو روشن کرتی ہیں۔اسی طرح مینہ ہر ایک پر برستا ہے۔۔پھر چاہے کوئی نیک ہو یا پھر بدکار۔۔سانس لینے کیلیئے ہوا بھی سب کو میسر ہے۔۔ اُس کی نعمتوں کا کوئی شمار نہیں۔۔

حازق اور فریحہ پرسوں رات کو واپس چلے گئے تھے۔۔وہ اب کافی حد تک پرسکون تھا۔۔اماں جان سے بات کر کے بہت حوصلہ ملا تھا۔۔لیکن دل میں کہی ڈر تھا۔۔ماں کی طلاق کا۔۔چاہے اِس رشتے نے انہیں کبھی کوئی سکھ نہ دیا ہو لیکن وہ(فریحہ)اِس رشتے کی دل سے قدر کرتی تھیں وہ رب کی رضا میں راضی تھیں۔۔حازق اپنی وجہ سے ماں کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔

وہ فجر پڑھ کر قرآن کی تلاوت کرنے لگا۔۔قرآن کے ایک ایک حرف میں بستا سکون اُسے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا۔۔وہ کچھ دنوں سے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھتا تاکہ سمجھ سکے کہ قرآن کیا کہتا ہے۔۔وہ کس بات کا حکم دیتا ہے۔۔اور کس سے روکتا ہے۔

حازق نے قرآن کی تلاوت مکمل کی اور اُسے غلاف میں لپیٹا اور دعا کیلئے ہاتھ بلند کیے۔وہ پاک ذات کے سامنے عاجزی سے سر جھکائے اپنے خالی ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا اور اپنے اور زرنین کے رشتے کی سلامتی مانگ رہا تھا۔۔

بندہ جب جب رب کے سامنے جھکتا ہے اپنے مطلب کیلئے کبھی سکون کیلئے۔۔کبھی رب کو راضی کرنے کیلئے۔۔کبھی اپنے کسی کام کی تکمیل کیلئے۔۔اور وہ مالکِ دو جہاں ضرور نوازتا ہے۔۔

حازق بھی بیٹھا اپنے اور زرنین کے رشتے کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔

یا اللہ کوئی ایسا سبب بنا دے کہ سب کچھ ٹھیک ہوجائے اور میری ماں کا بھرم برقرار رہے۔۔آمین ثم آمین۔۔حازق آخری الفاظ ادا کرتا منہ پر ہاتھ پھیر کر جائے نماز سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔اور قرآن کو مسجد میں بنی

www.neweramagazine.com

الماری میں رکھتا وہاں سے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔

دن کا اجالا ہر سو پھیل گیا تھا۔۔

اوہ آج تو کافی لیٹ ہوگیا ہوں۔۔پتا ہی نہیں چلا کب اتنا ٹائم ہوگیا۔۔ حازق مسجد سے باہر نکلتا چاروں طرف پھیلی روشنی کو دیکھ کر بڑبڑایا۔۔

اب گھر جاکر ناشتہ کرتا ہوں پھر فیکٹری بھی جانا ہے آج۔۔دو دن ہوگئے ہیں نہیں گیا۔۔وہ ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھ کر خود سے مخاطب ہوتا گھر کی جانب چل دیا۔۔

رشید کی غیر موجودگی میں وہ فریحہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔دو دن سے وہ فیکٹری نہیں گیا تھا۔۔آج رشید کی واپسی تھی۔۔یہ سوچ کر ہی ایک خوف سا دل میں اتر آتا۔۔لیکن اللہ بہتر جاننے والا ہے۔۔جو آپ کے حق میں بہتر ہو اور جس کیلئے آپ نے شدت سے دعائیں کیں ہو وہ کبھی رد نہیں کرتا۔۔وہ ضرور نوازتا ہے۔۔ وسیلے اور سبب بھی بناتا ہے۔۔ایسی ایسی جگہوں سے نوازتا ہے جہاں سے آپ کا گمان بھی نہیں ہوتا۔۔

صبح کے نو بج رہے تھے۔۔زرنین آنکھوں میں نیند لئے زینے اترتی باغیچے میں پودوں کو پانی دینے آئی۔وہ ہمیشہ سے ہی قدرت کی بنائی گئی چیزوں سے محبت کرنے والی تھی اور خاص طرف طور پر پودوں کی دیکھ بھال کرنے والی۔۔گیلی مٹی کو سونگھنا اور اُس میں مگن ہوجانا معمول کا کام تھا۔۔

نسرین۔۔مجھے زرا پانی کا پائپ لگا دو۔۔زرنین نے اپنے بکھرے بالوں کو کیچر میں باندھتے ملازمہ کو آواز لگائی اور خود پودوں کا جائزہ لینے لگی۔۔

اماں جان نے اُس سے بات کی تھی رخصتی کے حوالے سے۔۔اُسے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن وہ چاہتی تھی کہ اماں جان بھی اُسی گھر میں آجائیں تاکہ سب مل کر رہیں۔۔لیکن زوجاجہ بیگم نے ابھی کوئی حامی نہ بھری تھی۔۔

بی بی جی یہ لیں لگا دیا ہے پائپ۔۔نسرین نے اپنی طرف توجہ دلائی۔۔وہ پانی کا پائپ ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی۔

ہاں لاؤ۔۔میں پانی دوں پودوں کو۔۔وہ مڑی اور پانی کا پائپ ہاتھ میں پکڑ کر سارے پودوں کو سیراب کرنے لگی۔۔

گلاب کے پودے کے پاس آکر وہ کچھ دیر رکی۔۔اور پھر آہستہ سے گھٹنوں کو زمین پر رکھتی جھکی اور ہاتھ سے گلاب کے پھول کو پکڑ کر اپنے ناک کے قریب لے گئی۔۔

وہ گلاب کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی۔۔گیلی مٹی اور گلاب کی خوشبو نے ہوا کو مہکا دیا تھا۔۔

خوشبو کے سحر میں ڈوبی اُس نے اپنی آنکھیں دھیرے سے موند لیں۔۔ پانی کا پائپ ایک طرف گرا ساری گھاس گیلی کر رہا تھا۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑا حازق اُسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔وہ فیکٹری جانے سے پہلے زرنین اور اماں جان سے ملنے آیا تھا۔۔اور اب وہ دلچسپی سے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

وہ آہستہ آہستہ بنا چاپ کیے اُس کے قریب آیا۔۔زمین پر پڑے پائپ کو دیکھا۔۔حازق کے دماغ میں شرارت سوجھی۔۔

اُس نے اچانک گھاس پر پھیلے پائپ کو اٹھایا اور زرنین پر حملہ کر دیا۔۔

زرنین جو پودوں میں گم تھی گڑبڑا کر اٹھی اور جیسے ہی وہ مڑی حازق نے پائپ کو دونوں انگلیوں سے دبا کر زرنین کو پورا گیلا کر دیا اور اب

وہ پائپ کو چھوڑتا اونچی آواز میں قہقہے لگانے لگا۔۔

زرنین آنکھوں میں خفگی لیے اُسے گھور رہی تھی۔۔

حازق۔۔وہ اونچی آواز خود کو دیکھتی جھنجلا کر بولی۔وائٹ ٹراؤزر پر پنک شرٹ پہنے اور گلے میں وائپ ڈوپٹہ لیے وہ بھیگی ہوئی اُسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔بال گال کے ساتھ چپک گئے تھے۔۔

حازق نے کچھ دیر خاموش ہوکر اُس کا جائزہ لیا اور پھر سے ہنسنے لگا۔۔

زرنین کو مزید غصہ آیا حازق کے چڑانے پر۔۔اب کی بار اُس نے پائپ اٹھایا اور حازق کو بھی گیلا کردیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حازق کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی۔۔اور وہ حیرت سے خود کو دیکھنے لگا۔۔آفس جانے کیلیئے تیار ہوا تھا اور اب وہ بھی گیلا کھڑا تھا۔۔جبکہ زرنین اطمینان سے اُسے دیکھ دیکھتی اپنی ہنسی دبانے لگی تھی۔

اففف۔۔زرنین۔۔وہ چلایا تھا۔

زرنین کا دل دھڑکا تھا حازق کے چلانے پر۔۔اُس نے سہم کر دیکھا۔

یار میں تیار ہوکر آیا تھا آفس جانے کیلیئے اور دیکھو تم نے سارا گیلا کردیا

مجھے۔۔وہ اپنا لہجہ نارمل کرتا زرنین کے قریب آتا بولا۔

ہاں تو مجھے بھی تو گیلا کیا ہیں آپ نے۔۔اور اپنی باری مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں۔۔وہ آنکھوں میں نمی لئے بولی۔۔

نہیں نہیں۔۔میری کیا مجال میں آپ پر غصہ ہوں۔۔حازق نے فوراً محبت سے کہا۔۔

زرنین کا چھوٹی چھوٹی باتوں پر سہم جانا وہ جانتا تھا۔۔

ابھی پرسوں تو منایا تھا اُس نے زرنین کو۔۔پھر سے ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا۔۔

زرنین نے ایک خفا نظر اُس پر ڈالی اور خاموش ہوگئ۔

اچھا یار پلیز اب ناراض مت ہو نا۔۔میں کپڑے بدل لوں گا گھر جاکر۔۔ وہ زرنین کو کندھوں سے تھامتے ہوئے بولا۔

جی ٹھیک ہے۔۔نہیں ہوتی ناراض۔۔زرنین نے مسکرا کر کہا۔۔وہ آسانی سے مان جاتی تھی۔۔

لیکن آپ وعدہ کریں مجھے آئندہ کبھی ڈانٹیں گے نہیں اور غصہ تو بالکل

بھی نہیں ہوگے۔۔اُس نے بچوں کے انداز میں ہاتھ آگے بڑھا کر وعدہ لینا چاہا۔۔

زرنین کے انداز پر حازق کا دل چاہا پھر سے قہقہہ لگائے۔۔لیکن اب کی بار وہ اپنی ہنسی دباتا زرنین کا ہاتھ تھام لیا۔

پکا وعدہ۔۔کچھ نہیں کہوں کا۔۔وہ محبت پاش نظروں سے زرنین کو دیکھتا بولا۔زرنین کی آنکھوں میں چمک بکھر گئی تھی۔۔

اور یہ بچوں کی طرح کون بیٹھتا ہے پودوں کے پاس۔۔دیکھو سارے گھٹنوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔۔حازق نے ہنستے ہوئے کہا۔زرنین نے گردن جھکا کر اپنا ٹراؤزر دیکھا جو وائٹ کی بجائے کوئی اور ہی رنگ کا لگ رہا تھا۔۔

ہاں تو کچھ نہیں ہوتا۔۔دھل کے صاف ہوجائے گا اور میں جارہی ہوں اندر اماں جان انتظار کر رہی ہوں گی۔۔وہ لاپرواہی سے کہتی اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی اندر کی جانب چلی گئی۔حازق بھی مسکراتا ہوا اُس کے پیچھے چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حازق آفس میں بیٹھا کام کررہا تھا۔جب اُس کا موبائل بجا اُس نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر سائیڈ پر پڑے موبائل کو دیکھا۔۔

گھر سے کال آرہی تھی۔۔اُس نے گھڑی کی جانب دیکھا۔۔رات کے 8 بج رہے تھے۔۔

یقیناً رشید واپس آچکا تھا۔۔اور اسی لیے فریحہ نے کال کی تھی۔۔وہ موبائل سائلٹ پر لگاتا دوبارہ کام میں مصروف ہوگیا۔۔

کام کافی زیادہ تھا اِسی لیے اُسے آج دیر ہوگئ تھی۔۔

وہ جلدی جلدی کام ختم کرتا اٹھا اور گاڑی میں بیٹھتا گھر کی جانب جانے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھو رشید تم جو کررہے ہو ناجائز کر رہے ہو۔حازق رخصتی چاہتا ہے زرنین کی۔۔اور میں نہیں چاہتی اُس کی رخصتی میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ آئے۔۔زوجاجہ بیگم نے ایک بار پھر رشید کو سمجھانا چاہا۔

میں کچھ غلط نہیں کر رہا اماں۔۔زمین میرے نام کردیں حازق کی رخصتی کی میں اجازت دے دوں گا۔۔رشید اطمینان سے اپنی بات مکمل کرتا

صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

زوجاجہ بیگم رشید سے بات کرنے آئیں تھی۔۔زرنین گھر میں اپنا کمرہ درست کر رہی تھی۔۔اور اپنی قیمتی چیزیں ایک بیگ میں ڈالنے لگی۔۔ زوجاجہ بیگم نے کہا تھا کہ کسی بھی وقت اُس کی رخصتی ہوسکتی ہے۔۔ فریحہ بھی زرنین کے پاس چلی گئ تھی۔۔

خدا کے عذاب سے ڈرو رشید۔۔جو زمین تم مانگ رہے ہو وہ حمید کی اپنی محنت کی کمائی ہے۔۔اُس نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے بنائی تھی وہ زمین تاکہ زرنین اپنا خواب پورا کرسکے۔۔وہ زمین ہر گز تیرے نام نہ ہوگی۔۔زوجاجہ بیگم نے افسوس سے رشید کو دیکھتے کہا۔

جو ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سکون سے بیٹھا تھا۔۔

بس کر جا اماں۔۔بس کر جا۔۔رشید غصے سے اٹھا اور اماں کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

میں تیری سگی اولاد نہیں ہوں نا اِسی لئے تو یہ سب کہتی ہے۔۔اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو کبھی ایسا نہ ہوتا۔۔وہ نخوت سے کہتا اماں کو دیکھنے لگا۔زوجاجہ بیگم کا دل گھبرانے لگا تھا رشید کی باتوں سے۔۔وہ ہر

روز اُنہیں طعنے دیتا ایک نہ کردہ گناہ کے۔۔

کاش رشید۔۔تو کچھ پڑھ لکھ جاتا۔۔قرآن کو سمجھ لیتا تو آج یوں نہ کہتا۔۔ تو ہمیشہ سے شریعت کو جھٹلاتا آیا ہے۔۔اور جو شریعت کو جھٹلا دے اُس کا ایمان کمزور پڑ جاتا ہے۔۔زوجاجہ بیگم نے خوف سے کہا۔

رشید اماں کی بات ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکالتا سگریٹ سلگانے لگا۔اماں کو حمید کی یاد آئی۔۔ہمیشہ سے ماں باپ کی عزت کرنے والا۔۔بچوں سے پیار کرنے والا۔۔اُن کی آنکھیں بھیگنے لگی۔۔

اسلام علیکم۔۔حازق کمرے میں داخل ہوتا اونچی آواز میں بولا تاکہ رشید اُس کی جانب متوجہ ہوجائے۔رشید نے مڑتے ہوئے حازق کا جائزہ لیا اور سر ہلا کر جواب دیا۔

وعلیکم اسلام آجاؤ میرے بچے۔۔زوجاجہ بیگم نے محبت سے کہا۔

اماں جان آپ۔۔حازق تیزی سے زوجاجہ بیگم کے پاس گیا۔اور پیار سے اُن کے ہاتھ تھام لیے۔۔

اماں جان آپ یہاں۔۔سب خیریت ہے؟وہ رشید کی موجودگی کو نظر انداز کرتا بولا۔

ہاں میں بات کرنے آئی تھی رشید سے۔۔زوجاجہ بیگم نے اطمینان سے کہا۔رشید چلتا اُن دونوں کے قریب آیا۔حازق بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

تم نے اماں جان سے بات کی تھی۔۔رشید نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھا۔

جی۔۔حازق نے مختصر سا جواب دیا۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنا فیصلہ بدل دوں گا۔۔وہ حازق کو مطمئن کھڑا دیکھتا پھر سے بولا۔

نہیں مجھے ایسا بالکل نہیں لگتا۔۔لیکن اماں جان کو امید تھی شاید تبھی وہ آپ سے بات کرنے آئی ہیں۔۔حازق نے پھر آرام سے جواب دیا۔۔وہ خود کو مضبوط بنا کر آیا تھا۔۔اب وہ پہلے کی طرح کسی بات پر ڈرنے والا نہیں تھا۔۔

زوجاجہ بیگم دونوں کی باتیں سن رہی تھیں۔

رشید نے جل کر حازق کو دیکھا۔۔

تم نے شاید میری اگلی بات اماں جان کو نہیں بتائی۔۔وہ طلاق والی بات کی جانب اشارہ کرتا بولا۔

حازق نے باپ کو دیکھا۔کتنا بے باک تھا وہ ایسی باتوں میں۔۔زرا سی جھجک بھی محسوس نہیں کرتا تھا۔

حازق نے مجھے سب بتایا ہے۔۔اور تم سے اِسی گھٹیا پن کی امید تھی مجھے۔۔تم اور کر بھی کیا سکتے ہو۔۔زوجاجہ بیگم نے غصے سے کہا۔حازق خاموش سا دوبارہ بیٹھ گیا۔

میں جو کہہ رہا ہوں وہ کر کے بھی دکھا دوں گا۔۔رشید وارن انداز میں بولا۔

وہ کب سے دونوں کا اطمینان دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہا تھا۔وہ تو سوچ کر آیا تھا شاید یہ لوگ طلاق کی بات سے ڈر جائیں گے۔۔لیکن یہاں تو کوئی اور ہی معاملہ تھا۔

تو کر دکھاؤ۔۔فریحہ نے تمہارے ساتھ رہ کر کونسا سکھ دیکھیں ہیں۔۔کیا پتا تم سے الگ ہوکر وہ پرسکون زندگی گزار لے۔۔زوجاجہ بیگم شاید سارے جواب سوچ کر آئیں تھی۔۔

اماں جان۔۔حازق نے زوجاجہ بیگم کی بات پر پریشانی سے انہیں دیکھا۔۔

انہوں نے حازق کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی۔۔وہ جانتی تھیں

کہ رشید اتنی آسانی سے طلاق نہیں دے گا۔۔آخر پورے گاؤں میں اُس کے بے عزتی ہوں کہ اِس عمر میں بیوی کو طلاق دے دی۔۔

آپ لوگ بہت پچھتائیں گے۔۔میں کبھی زرنین کو اِس گھر میں آنے نہیں دوں گا۔۔رشید غصے سے آواز اونچی کرتا بولا۔

اِس بات کا اختیار میرے پاس ہے بابا سائیں۔۔زرنین میری منکوحہ ہے اور اُس کی رخصتی کیلئے میں خود مختار ہوں۔۔جب چاہوں زرنین کو یہاں لا سکتا ہوں اور آپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتا بولا۔

واہ پتر۔۔ویسے تو بڑی اسلام کی باتیں کرتا ہے۔۔باپ کے حقوق بھول چکا ہے کیا۔۔رشید سے کوئی بات نہ بنی تو اسلام کو درمیان میں لے آیا۔

مجھے اپنے سارے حقوق و فرائض یاد ہیں اور پوری کوشش کرتا ہوں انہیں نبھانے کی۔۔آپ سے ایک بار نہیں بہت مرتبہ بات کر چکا ہوں رخصتی کی۔۔لیکن آپ کی بے جا ضد کی وجہ سے ہی میں آج یہ سب کہنے پر مجبور ہوا ہوں۔۔وہ بے بسی سے باپ کو دیکھتا بولا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رشید نے مٹھیاں بھینچ کر اماں اور حازق کو دیکھا۔۔کہنے کو کچھ نہیں تھا اُس کے سارے منصوبوں پر پانی پڑ چکا تھا۔

اور مت بھولیں اللہ نے آپ کی رسی دراز کی ہے چھوڑی نہیں۔۔وہ جب چاہے کھینچ سکتا ہے۔۔اللہ کی پکڑ سے ڈریں۔۔وہ بہت بڑا انصاف کرنے والا ہے۔۔چلیں اماں جان۔۔حازق اپنی بات مکمل کرتا زوجاجہ بیگم کی طرف بڑھا جو آنکھوں میں نمی لئے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ انہیں سہارا دیتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

رشید خالی دماغ سے شکست خوردہ سا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اماں جان حازق کے ساتھ گھر واپس آگئ تھیں۔۔حازق کو دیکھ کر واچ مین نے بڑا سا گیٹ کھولا۔وہ اماں جان کو تھامتا اندر کی جانب بڑھا۔۔ باغیچے میں ایک طرف کرسیوں پر بیٹھی زرنین اور فریحہ باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔۔

زرنین کسی بات پر مسکرائی تھی۔۔حازق نے اپنے قدم روک کر اُس کی ہنسی دیکھی۔۔وہ اُسے ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا۔۔اور وہ اِس

مسکراہٹ کیلیئے کچھ بھی کرسکتا تھا۔۔وہ کتنی معصوم تھی۔۔اور اُس کا باپ دشمن بنا بیٹھا تھا۔۔صرف ایک زمین کی خاطر جو اُس کی تھی بھی نہ۔۔

حازق۔۔اماں جان نے اُسے رکتا دیکھ بازو جھنجھوڑا۔

جی۔۔جی اماں جان۔۔وہ ہوش میں واپس آیا۔

کیا سوچ رہے ہو۔۔چلو اندر۔۔دیکھو فریحہ اور زرنین بھی بیٹھی ہیں۔۔وہ دونوں کو دیکھ کر بولی۔

جی۔۔چلیں۔۔اُس نے پھر سے اپنے قدم آگے بڑھا دیے۔

اسلام علیکم۔۔حازق نے سلام کیا۔۔

وہ دونوں متوجہ ہوئی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔زرنین اور فریحہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

اماں جان آپ بیٹھ جائیں۔۔زرنین فوراً کھڑی ہوتی ادب سے بولی۔فریحہ بھی کھڑی ہوگئ۔۔

نہیں۔۔میں اندر جاکر آرام کروں گی۔۔کافی تھک چکی ہوں۔۔ذوجاجہ بیگم بے زار سے انداز میں بولی۔

جی میں لے جاتا ہوں آپ کو۔۔حازق نے فرمانبرداری سے کہا۔

نہیں حازق میں لے جاؤں گی اماں جان کو۔۔تم زرنین کے ساتھ بیٹھو یہاں۔۔فریحہ نے آگے بڑھ کر زوجاجہ بیگم کو سہارا دیا۔

انہوں سے سر اثبات میں ہلا کر حازق کو رکنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں اندر کی جانب چلی گئی۔

زرنین خاموشی سے کھڑی تھی۔۔

کیا سوچ رہی ہیں مسز۔۔حازق شرارت سے کہتا زرنین کے قریب جا کھڑا ہوا۔

کچھ بھی نہیں۔۔وہ کنفیوز ہوئی تھی۔

کچھ تو سوچ رہی ہوگی۔۔حازق ہونٹوں پر انگلی رکھتا پرسوچ انداز میں بولا۔لہجہ شرارت بھرا تھا۔۔

میں بھلا کیا سوچوں گی۔۔زرنین جھجھلاتے ہوئی آنکھیں دکھا کر بولی۔

وہ جانتی تھی اب حازق اُسے تنگ کرنے کے بہانے ڈھونڈے گا۔۔

اچھا یار کچھ نہیں کہتا۔۔آنکھیں تو مت دکھاؤ۔۔حازق ہنستا ہوا کرسی پر

بیٹھ گیا۔زرنین نے مڑ کر اسے دیکھا وہ آرام سے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

آپ بھی بیٹھ جایئے میڈم۔۔یا خود بیٹھاؤں۔۔وہ ابرو اچکاتا ہوا بولا۔

نہیں۔۔میں بیٹھ رہی ہو۔۔زرنین فوراً اپنا ڈوپٹہ سر پر درست کرتی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔اور موبائل پر نظر جما کر خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی۔

حازق نے اُس کے چہرے کو دیکھا۔۔

وہ ڈوپٹے میں ہمیشہ سے ہی اُسے پیاری لگتی تھی۔۔

میں یہاں بیٹھا ہوں اور تم موبائل میں مصروف ہو۔۔حازق پھر بولا تھا۔

زرنین نے موبائل سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔وہ بچوں کی طرح منہ پھلا کر بیٹھا تھا۔

زرنین کھکھلا کر ہنس دی۔

آپ بالکل بچے لگ رہے ہیں۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنستے ہوئے بولی۔

زرنین میں تم سے کہہ رہا کوئی بات کرو اور تم کبھی موبائل پر لگی ہو اور اب ہنسنے بیٹھ گئی ہو۔۔میں جارہا ہوں تم بیٹھ کر موبائل استعمال کرو آرام سے۔۔حازق مصنوئی غصے سے کہتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اُسے بھی تو حق تھا ناراضگی جتانے کا۔۔زرنین نے حیرانی سے اُسے دیکھا وہ کبھی ایسے نہیں بولتا تھا۔

رکیں حازق۔۔اُس نے آگے بڑھ کر حازق کا ہاتھ تھام لیا۔

ناراض تو مت ہو آپ۔۔وہ روہانسی ہوتے بولی۔

حازق کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔وہ اپنی مسکراہٹ کو چھپاتا مڑا اور زرنین کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

کیوں نہ ہوں ناراض۔۔ہاں بتاؤ۔۔وہ استفسار کرنے لگا۔

زرنین کو سمجھ نہ آیا کیا بولے۔۔وہ خاموشی سے گردن جھکا گئی۔

اُس نے ابھی بھی حازق کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔

تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔حازق نے لمبا سانس لے کر ایک ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھا۔

زرنین نے اپنا سر اٹھایا۔۔

آپ کریں نا بات میں سنتی ہوں۔۔اور اب نہیں پکڑتی موبائل۔۔اُس نے آسان سا حل تجویز کیا۔

اچھا میں بولوں اور تم سنو۔۔کیا میں تمہاری باتیں نہیں سن سکتا۔۔وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

مجھ سے زیادہ باتیں نہیں ہوتی۔۔اور آپ کے سامنے تو بالکل بھی نہیں بولا جاتا۔۔وہ کنفیوز سی حازق کے ہاتھ کو چھوڑتی بولی۔

واہ۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے تو امی جان کے ساتھ بڑا ہنس رہی تھی اور بات بھی کر رہی تھی۔۔میں کیا کھا جاتا ہوں تمہیں جو میرے سامنے نہیں بولا جاتا۔۔حازق نے منہ بنا کر کہا۔

ن۔۔نہیں۔۔وہ تو امی جان مجھ سے بات کر رہی تھی اور میں ہنس رہی تھی بس۔۔وہ اپنی صفائی پیش کرتی بولی۔

زرنین۔۔اپنے خول سے باہر نکل آؤ۔۔میں شوہر ہوں تمہارا۔۔کیا ساری عمر مجھے ایسے ہی گزارنی پڑے گی۔۔میں بولوں گا اور تم جواب دو گی بس۔۔وہ بے بسی سے بولا۔

زرنین شرمندہ سی ہوگئی۔۔

کیا کبھی تم مجھ سے اظہارِ محبت نہیں کرسکتی۔۔وہ زرنین کے ہاتھ کو پکڑتا پھر سے بولا۔

ایسی بات نہیں ہے حازق۔کیا محبت کا اظہار کرنے کیلیئے لفظوں کا استعمال ضروری ہوتا ہے؟کیا ہم اپنے عمل سے اُس کا اظہار نہیں کر سکتے؟وہ حازق کے چہرے کو دیکھتی بولی۔

چاند کی مدھم سی روشنی میں اُس کا چہرہ چمک رہا تھا۔

ہاں۔۔کبھی کبھی ضروری ہوتا ہے لفظوں سے محبت کا اظہار کرنا۔۔اور میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے اپنے دل کی باتیں کرو۔۔اپنے دکھ میرے ساتھ بانٹوں۔۔مجھے اپنی خوشیوں کی وجہ بتاؤ۔۔تاکہ میں۔۔میں تمہارے لیے کچھ کرسکوں۔۔وہ آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔

زرنین نے چمکتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

کتنا مہربان تھا وہ شخص۔۔ناجانے کونسی نیکی کا صلہ ملا تھا اُسے۔۔

حازق۔۔اُس نے محبت سے پکارا۔

حازق نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

واک کرتے ہیں۔۔وہ حازق کی بازو پکڑے چلنے لگی۔۔حازق بھی چپ چاپ اُس کے ہمقدم ہوا۔

وہ دونوں باغیچے میں لگی گھاس پر چلنے لگے۔۔پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو ماحول کو فرحت بخش رہی تھی۔۔ہوا سے پھول لہرا رہے تھے۔۔ حازق زرنین کا ہاتھ تھامے آہستہ سے گھاس پر چلتا پھولوں کو دیکھنے لگا۔۔اُس کیلیئے ہر وہ پل قیمتی تھا جس میں زرنین ساتھ ہو۔۔

آپ کو پتا ہے حازق میری زندگی کا سب سے خوبصورت احساس کیا ہے؟زرنین خاموشی کو توڑتی بولی۔

حازق نے کچھ نہیں کہا البتہ وہ پوری توجہ سے سننے گا۔۔

آپ کا ساتھ ہے سب سے قیمتی احساس ہے۔۔جو میرے وجود کو تسکین پہنچاتا ہے۔۔جب سے آپ کا نام میری پہچان بنا ہے ہر روز میں خود کو خوش نصیب تصور کرتی ہوں۔۔زرنین حازق کی امانت ہے۔۔میری محبت۔۔میری وفائیں۔۔میری عقیدت سب آپ کیلیئے ہے۔۔اور رب کا شکر ادا کرتی ہوں کہ آپ جیسے شخص کو میرا ہمسفر بنایا ہے۔۔وہ بولتے بولتے رکی اور حازق کے سامنے کھڑی ہوگئ۔

حازق نے بھی اپنے قدم روک دیے۔

دھیمے لہجے میں بولتی وہ حازق کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔۔وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج زرنین کو سننا چاہتا تھا۔۔ناجانے کتنے عرصے بعد وہ اِس طرح اس بول رہی تھی۔۔

مجھے آپکی طرح محبت کا اظہار تو نہیں کرنا لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ ہمیشہ آپ سے وفا نبھاؤں گی۔۔زرنین مسکراتے ہوئے بولی۔

حازق پھیلی ہوئی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔کیا وہ واقعی زرنین تھی۔۔اُس کیلیئے یقین کرنا مشکل تھا یا شاید ناممکن۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔زرنین نے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

دیکھ رہا ہوں کہ تم زرنین ہی ہو یا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔جس میں انسان آنکھیں کھولنے سے ڈرتا ہو۔۔کہ کہیں یہ منظر آنکھوں کے سامنے سے اوجھل نہ ہوجائے۔۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

حازق کے انداز پر زرنین کو ہنسی آئی۔۔

جی یہ حقیقت ہی ہے۔۔ہوش کی دنیا میں واپس آجائیں۔۔اِس سے پہلے کہ اماں جان کا بلاوا آئے۔۔زرنین ہنستے ہوئے بولی۔

حازق نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

زرنین نے ہاتھ نکالنا چاہا لیکن حازق نے اُسکی کوشش ناکام کر دی۔۔
اُسے ہاتھ کے نیچے سے حازق کی دھڑکنوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔

شکریہ زرنین اتنے پیارے اظہار کیلئے۔۔ایسا اظہار تو کبھی میں بھی نہیں کر سکا۔۔حازق نے محبت پاش نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

زرنین شرما کر اپنا چہرہ جھکا گئی۔۔

میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا وہ جب تم میرے نکاح میں آئی تھی۔۔تمہاری زبان سے ادا ہونے والے دو لفظوں نے مجھے آسمان پر پہنچا دیا تھا۔۔شکریہ۔۔حازق نے عقیدت سے اس کے ہاتھوں کو آنکھوں کے ساتھ لگایا۔

زرنین نم آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی اور دل میں رب کا شکر ادا کیا۔

رات کی چاندنی پھیلنے لگی تھی۔۔پھول جیسے دونوں کو دیکھ کر مزید خوش ہوگئے تھے۔۔چاند دونوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

حازق بیٹا تم کمرے میں جاؤ آرام کرو۔میں تمہارے بابا کو دیکھ لوں۔۔ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔فریحہ اور حازق کھانا کھا کر گھر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واپس آگئے تھے۔۔فریحہ نے رشید کمرے کی جانب بڑھتی ہوئی کہا۔

انہیں سگریٹ،شراب اور ایسے نوکر جو صرف اُن کے سامنے جھکنا جانتے ہو۔۔اس کے علاوہ کبھی کسی چیز کی ضرورت ہوئی ہے کیا؟حازق طنزیہ ہنستا ہوا بولا۔

بری بات حازق۔۔بابا ہیں وہ تمہارے۔۔فریحہ نے اُسے ٹوکا۔

جی جانتا ہوں یہ بھی اگر آپ نہ بتاتی تو شاید مجھے کبھی پتا ہی نہ چلتا۔۔ حازق نے پھر طنز کیا۔

فریحہ نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔

ایک ایسا باپ جس نے آج تک اپنی اولاد کو پیار سے دیکھا تک نہیں۔۔ بس ہر وقت امیری اور شہرت حاصل کرنے کے منصوبے بناتا رہا ہو۔۔ حازق کرب سے بولتا چلا گیا۔

حازق۔۔یہ کیا ہوا گیا ہے تمہیں۔۔میں نے تمہاری تربیت ایسی تو نہیں کی تھی کہ تم باپ کے خلاف بولو۔۔فریحہ نے حازق کو آنکھیں دکھائی۔

یہ آپ کی ہی تربیت ہے امی جان کہ میں آج تک ہر فیصلے میں بابا سائیں کا حکم مانتا آیا ہوں۔۔اور اب بھی رخصتی کا پوچھا تھا اُن سے میں

نے۔۔لیکن کیا ہوا اپنے مفاد کیلئے وہ رخصتی تک سے انکاری تھے۔۔لیکن یہاں بات زرنین کی ہے اور اِس معاملے میں میں کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کرسکتا۔۔حازق ساری بات کہتا دو ٹوک انداز میں بولا۔

اچھا تم فکر نہ کرو دیکھنا وہ ضرور زرنین کو اپنے بیٹے کی عزت بنا کر اِس گھر میں خوشی خوشی لائیں گے۔فریحہ نے اُسے نہیں بلکہ خود کو امید دلانا چاہی۔

اب وہ مانیں یا نہ مانیں۔۔میں اگلے جمعے تک سادگی سے رخصتی کر کے زرنین کو یہاں لے آؤں گا۔اگر وہ شریک ہوگیں تو ٹھیک ہے نہیں تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔وہ اپنی بات مکمل کرتا کمرے کی جانب چلا گیا۔

فریحہ نے پریشانی سے بیٹے کو دیکھا۔۔حازق نظروں سے اوجھل ہوا تو اُس نے رشید کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے جیسے مرضی بند کرواؤ اُس کا منہ۔۔یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں۔۔رشید غصے سے تپتا فون کی دوسری جانب بات کرنے والے

پر برس پڑا تھا۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا۔۔رشید کے ماتھے پر پریشانی کی لکیریں ابھری۔

کیا مطلب ہے مل نہیں رہا۔۔دماغ خراب ہوگیا ہے کیا تمہارا۔۔وہ ایک دم بھڑک اٹھا۔

جج۔۔جی صاحب جی وہ بھاگ گیا ہے۔۔اور پہلے ہی دھمکیاں دے رہا تھا کہ آپ کو جیل بھجوائے گا۔۔ملازم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کہا بھی تھا کہ اُس حرام خور کو مار دو جان سے۔۔لیکن تم لوگوں کے دماغ میں کوئی بات نہیں گھستی۔۔رشید غصے سے بولتا بولتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔اور پاس ٹیبل پر پڑی شراب کی بوتل کو اٹھا کر منہ سے لگایا۔

جی صاحب ہم کوشش کر رہے ہیں اُسے ڈھونڈنے کی۔۔

جہاں سے مرضی اُسے ڈھونڈو۔۔اگر وہ کل تک مجھے مردہ حالت میں نہ ملا تو تم لوگ میرے ہاتھوں مر جاؤ گے۔۔وہ ایک دم سے چلا کر بولا۔

دروازے کی میں کھڑی فریحہ نے اپنے اندر جاتے قدم روک دیے۔۔

میرے ہی ٹکڑوں پر پل کر وہ مجھے دھمکیاں دے گا۔۔اُس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے حمید کے قتل کا طعنہ دینے کی۔۔تم لوگوں کی غلطی ہے صرف تم لوگوں کی۔۔جو اُس پر کبھی نظر نہیں رکھی اور وہ اُس رات مجھ تک پہنچ گیا جب میں نے حمید کو مارا تھا۔۔رشید نے پھر سے اپنا غصہ نکالنا چاہا۔۔لیکن اب کی بار نشہ چڑھنے کی وجہ سے وہ آواز اونچی نہ کرسکا۔

فریحہ نے خوف سے رشید کی بات سنی۔۔اُسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔یہ کیسا انکشاف ہوا تھا اُس کے سامنے۔۔وہ ساکت وجود کے ساتھ آنکھیں پھاڑے رشید کو سننے لگی۔

رشید نے گالی دیتے ہوئے فون بند کردیا۔۔فریحہ نے بمشکل خود کو سنبھالا اور دروازے سے ایک طرف ہوکر کھڑی ہوگئی۔۔آنسو مسلسل بہنے لگے تھے۔۔ایک ایسے شخص کے ساتھ اُس نے اپنی زندگی گزاری تھی جسے کسی رشتے کا لحاظ نہ تھا۔۔اور آج وہ دولت کی خاطر اپنوں کو قتل تک کر گیا تھا۔۔اُس کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر سب کو رشید کی سچائی بتائے۔۔ ابھی اسی وقت اِس آدمی سے الگ ہوجائے۔۔اُسے رشید کے وجود سے نفرت ہونے لگی تھی۔۔اس نے نفرت سے اندر بے ہوش پڑے وجود کو دیکھا۔۔

یا اللہ۔۔سر کا درد شدید ہوا تو اُس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام لیا۔

وہ بھاری قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے ددروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔

اُس میں اتنی جان نہ تھی کہ وہ بیڈ تک جاسکتی۔۔

اللہ کرے کہ تمہارا انجام اتنا عبرت ناک ہو کہ ہر شخص دوسروں کی خوشیاں چھینتے ہوئے سہم کر رہ جائے۔۔وہ کرب سے بولی۔

اللہ تمہیں دنیا کیلئے عبرت کا نشانہ بنائے۔۔یہ ایک دکھی ماں اور بے بس عورت کی بددعا ہے۔۔تمہیں کبھی سکون میسر نہ ہو۔۔اماں جان کی گود خالی کی ہے تم نے۔۔ایک بیٹی سے اُس کا باپ چھینا ہے۔۔تم دنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہو گے۔۔فریحہ نے نفرت سے کہا اور روتے روتے اپنے ٹانگوں کے گرد بازو حائل کردیے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

زرنین نے فجر کی نماز سے فارغ ہوکر ہاتھ میں تسبیح تھام لی اور درود پڑھنا شروع کیا۔۔آسمان پر ابھی قدرے اندھیرا تھا۔اُس نے تسبیح کو چوما

اور جائے نماز اٹھائی۔۔وہ الماری میں رکھ کر کھڑکیوں کے قریب آئی۔ کھڑکیاں کھلی ہوئی تھی اور ہوا سے پردے ہل رہے تھے۔۔زرنین نے پردوں کو پیچھے ہٹایا اور آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔۔

دن کا آغاز ہوا تھا۔۔اندھیرے کی جگہ اب ہلکی ہلکی روشنی نے لے لی تھی۔۔وہ دلچسپی سے قدرت کا بنایا صاف شفاف منظر دیکھنے لگی۔۔جو آنکھوں کو سکون بخش رہا تھا۔۔

اُس کا چہرہ ڈوپٹے میں لپٹا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

وہ ہمیشہ سے ہی فجر کے بعد آسمان کا نظارہ ضرور کرتی۔۔

رب کی قدرت ہر شے میں نظر آتی ہے۔۔پھر چاہے وہ طلوع آفتاب کا وقت ہو یا غروب کا وقت۔۔وہ کیسے اِس نظام کو ایک دائرے میں لے کر چل رہا ہے۔۔نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور نہ دن رات سے پہلے۔۔ہر ایک کا اپنا اپنا متعین وقت ہے اور وہ رب کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔۔

لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ‌ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ

نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے

آسکتی ہے اور سب ایک ایک دائرے میں تَیر رہے ہیں کائنات کی ہر چیز میں ایک مقرر انداز اور خاص نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔

(سورۃ یسین:40)

کیسے وہ رات کے سیاہ اندھیرے کے بعد آسمان کو آہستہ آہستہ روشن کرتا ہے۔۔پھر سارے آسمان کو بھر پور روشنی بخشتا ہے۔۔اور کیسے دن کے اجالے کو پھر رات میں تبدیل کرتا ہے۔بے شک اُس کا کوئی ہمسر نہیں کسی کہ یہ مجال نہیں کہ کوئی اُس کے کاموں میں دخل کر سکے۔۔

اللہ ھو اکبر۔۔زرنین کے لبوں سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے مسکرائی۔۔حمید کی بہت سی یادوں نے ایک بار پھر اُس کو اپنے حصار میں لے لیا۔

زرنین نفاست سے سر پر ڈوپٹا لیے حمید کے پاس بیٹھی تھی۔۔وہ اُسے کچھ دنوں سے قرآن کا ترجمہ پڑھا رہا تھا۔اور زرنین شوق سے پڑھتی۔

آپ کو پتا ہے زرنین۔۔حمید نے قرآن بند کرتے کہا۔

زرنین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

مجھے فجر کا وقت بہت پیارا لگتا ہے۔۔پتا ہے کیوں۔۔؟

زرنین نے نفی میں سر ہلایا۔حمید کو زرنین کی معصومیت پر پیار آیا۔

کیونکہ اِس وقت آسمان میں ایک عجیب سی کشش ہوتی ہے۔۔بندوں کا اپنی نیند قربان کر کے رب کی محبت میں جھک جانا۔۔دن کا رات کے اندھیرے کو چیر کر نکلنا۔۔آسمان کا سورج کی روشنی سے چمک جانا۔۔ روشنی کی کرنوں کا پھلانگ کر زمین پر اترنا۔۔پرندوں کا چہچہانا۔۔پھولوں کا ٹھنڈی ہوا میں ہلنا۔۔یہ سب قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔حمید مسحور کن انداز میں بول رہا تھا۔

کتنا میٹھا لہجہ تھا اُس کا۔۔زرنین نے مسکراتے ہوئے باپ کی جانب دیکھا۔

بابا کیا جو لوگ اللہ کے منکر ہیں وہ اِس ساری کائنات کے نظام کو نہیں دیکھتے۔۔زرنین کے دل میں سوال اٹھا۔

وہ دن کی شروعات سے لے کر اُس کا اختتام نہیں دیکھتے۔۔کیا اُنہیں محسوس نہیں ہوتا کہ اللہ کا وجود برحق ہے۔۔وہ کیوں پھر اللہ ہی کی بنائی گئی چیزوں کے سامنے جھکتے ہیں اور اللہ کے علاوہ دوسرے خدا تلاش کرتے ہیں۔۔زرنین دکھ سے بولی۔

ہاں کیونکہ ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔۔وہ ہدایت حاصل نہیں کرنا چاہتے۔۔وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں۔خدا کی قدرت ہر شے میں نظر آتی ہے۔کبھی جو غور سے پوری کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ کتنی عظیم ہستی نے اِس کا نظام تھاما ہوا ہے۔۔اور وہ لوگ جو دیکھ کر بھی کچھ نہیں سمجھتے یا سمجھنا نہیں چاہتے ایسے منکروں کے بارے میں۔۔

اللہ تعالی خود سورۃ البقرہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب۔

(سورۃ البقرہ:7)

زرنین کا دل ہول اٹھا تھا۔۔

ایک اور جگہ اللہ فرماتا ہے۔۔حمید پھر سے بولا۔

زرنین خاموشی سے سننے لگی۔۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بدلا ان کے جھوٹ کا۔

(سورۃ البقرہ:10)

ایک خوف کی لہر اُس کے جسم میں دوڑی۔۔اُس کا جسم کانپنے لگا تھا۔

حمید نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا۔

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو۔۔حمید نے پریشانی سے استفسار کیا۔

بابا جان۔۔ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں مسلمان بنایا ہے اور سب سے بڑھ کر ہمیں۔۔اپنے حبیب کا امتی بنایا ہے۔۔زرنین کانپتے وجود کے ساتھ بولی۔

اگر کبھی ہم گمراہ ہوگئے تو۔۔اسے ڈر لگنے لگا۔

اگر کبھی میں کسی غلط راستے پر چلی گئی۔۔اگر کسی آزمائش سے گھبرا کر میں نے۔۔میں نے کوئی گناہ کردیا پھر۔۔وہ سر اٹھائے حمید کو دیکھنے لگی۔۔اُس نے اپنا خدشہ بیان کیا۔

بیٹا جی جو قرآن پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو گزارتے ہیں وہ کبھی اکیلے نہیں ہوتے۔۔اگر کبھی کسی بات کی راہنمائی چاہیئے ہو تو وہ قرآن سے حاصل کرتے ہیں۔۔قرآن ہمیں سب بتاتا ہے۔۔

آزمائشوں سے کیسے گزرنا ہے۔خوشی میں ہمارا کیا رد عمل ہونا چاہیئے۔۔ دکھ میں کیسے خود کو ثابت قدم رکھنا ہے۔۔حمید مضبوط لہجے میں پیار سے زرنین کو سمجھاتے ہوئے بولا۔

اور پھر سب سے بڑھ کر ہمارے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔۔انہوں نے ہمارے لیے زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔۔ہمیں ایک سبق دیا ہے زندگی گزارنے کا۔۔کتنے دکھ جھیلے تھے انہوں نے ہمارے خاطر۔۔کیا کچھ برداشت نہیں کیا۔۔حمید کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

زرنین پیچھے ہوکر بیٹھ گئی تھی وہ اب بھی خاموشی سے سر جھکائے سب سن رہی تھی۔۔اُس کا دل چاہا رو دے۔۔کتنے احسان ہیں رب کے۔۔ پہلے مسلمان بنایا پھر اپنے نبی کا امتی بھی بنایا۔۔

آپ کو پتا ہے اللہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔۔اگر اُس کا کوئی بندہ بھٹک

جائے۔۔پھر گناہوں میں مبتلا ہوجائے۔۔لیکن جب اُسے احساس ہو اور وہ ندامت سے سر جھکائے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگ لے تو اللہ اُسے معاف کردیتا ہے۔۔اُس جیسا مہربان کوئی نہیں ہوسکتا جو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔۔حمید نے اپنی آنکھوں کو جھپکا۔۔نمی چھپانے کیلئے۔۔

وہ کچھ دیر خاموش ہوا زرنین اب بھی سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ہمیں بھی رب کی صفت کو خود میں شامل کرنا چاہئے اور معاف کرنا سیکھنا چاہئے۔۔مشکل وقت میں صبر سے کام لینا چاہیے۔۔اور ایمان پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔

حمید نے مزید کہا۔

زرنین پرسکون ہوگئی تھی۔۔حمید کا سمجھانا۔۔اُس کا اسلام کی طرف رغبت دلانا ہر روز زرنین کے دل میں محبت بڑھا دیتا۔۔اُسے اسلام سے محبت تھی۔۔اُسے خود پر فخر تھا کہ وہ مسلمان ہے۔۔

مومن کا سب سے قیمتی اثاثہ ایمان ہے۔۔جو ایمان سے گیا سو دنیا اور

آخرت دونوں میں رسوا ہوا۔حمید نے زرنین کو گال تھپکا۔

زرنین نے مسکراتی نظروں سے حمید کو دیکھا۔

بابا آپ اللہ کے بہت قریب ہیں۔۔زرنین فوراً بولی۔

اچھا جی۔۔حمید نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

جی بابا۔۔آپ کتنا پیارا بولتے ہیں۔۔ایک ایک لفظ سے محبت جھلکتی ہے آپ کے۔۔زرنین نے تصدیق کی۔

حمید مسکرا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جان آپ کو پتا ہے جو اللہ کے قریب ہوتا ہے نا۔۔زرنین جائے نماز سے اٹھی۔

اللہ اُس کا دل نرم کردیتا ہے۔۔اُس کے لہجے میں مٹھاس پیدا ہوجاتی ہے۔۔وہ مخلوق خدا کی خدمت کرتا ہے۔۔وہ درگزر کرنا جانتا ہے۔۔وہ محبت بانٹتا ہے۔۔زرنین نے جائے نماز اٹھائی اور اُسے تہہ لگایا۔

پھر تو آپ بھی اللہ کے قریب ہوئی کیونکہ میری بیٹی بھی محبت کرنے والی ہے۔۔حمید نے شفقت سے زرنین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

لیکن آپ سے زیادہ نہیں۔۔زرنین مسکراتے ہوئے بولی۔

اتنی اچھی اچھی باتیں کہا سے سیکھتی ہو۔۔حمید مصنوئی حیرت سے بولا۔

آپ سے اور حازق سے۔۔زرنین بے دھیانی میں حازق کا نام لے گئ تھی۔

اُسے ایکدم شرمندگی ہوئی۔

واہ بھئی اِس کا مطلب ہوا کہ رخصتی کے بعد حازق آپ کا استاد ہوگا۔۔ حمید ہنستے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شرما گئ تھی۔

بابا۔۔میری خواہش ہے کہ میں آپ کی تربیت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی سنوار سکوں۔۔میں لوگوں کو دکھاؤں کہ میری پرورش ایک ایسے باپ نے کی ہے جو اللہ کا خاص بندہ ہے۔۔جسے اللہ کا قرب حاصل ہے۔زرنین جائے نماز بازو پر لٹکائے کھڑی تھی۔

بیٹا جی اللہ ہم سب کے قریب ہے۔وہ ہمارے دلوں میں بستا ہے۔۔بس ایک قدم اُس کی طرف بڑھاؤ وہ دس قدم آپ کے قریب ہوگا۔۔

زرنین نے حمید سے قرآن پکڑا اور الماری میں جائے نماز اور قرآن کو احتیاط سے رکھا۔

میں آپ کیلیئے چائے بناؤں۔۔؟وہ الماری بند کر کے مڑی۔

جی ضرور بنائیں بلکہ ایک کام کرو۔۔حمید بیڈ پر بیٹھ گیا۔

زرنین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس کے پاس آئی۔

آج حازق کو بھی بلا لو۔۔اُسے کہنا کہ اگر ہو سکے تو بھائی صاحب اور فریحہ بھابھی کو بھی لے آئے۔۔سب مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔حمید نے ہدایت دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اچھا۔۔زرنین سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی اُس نے حازق کو فون کرنا تھا۔۔

اگر تم نے اپنی زبان سے ایک لفظ اور نکالا تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔رشید دھارتے ہوئے فریحہ کے قریب آیا۔

فریحہ مضبوط قدموں سے کھڑی رشید کی خوف دلاتی آنکھوں میں دیکھنے

لگی۔۔

آپ اب چاہے جو مرضی کر لیں میرا منہ بند نہیں کرواسکتے۔۔وہ بھی اونچی آواز میں بولی۔

آپ کے ساتھ رہ کر کونسا سکھ پایا ہے میں نے کبھی۔۔آپ نے تو کبھی میرے بچے کو بھی محبت نہیں کی۔کل تک تو میں اسے اپنی قسمت سمجھ کر قبول کرتی رہی لیکن اب مجھے گوارا نہیں کہ میں ایک قاتل کے ساتھ مزید رہ سکوں۔۔فریحہ مضبوط لہجے میں بولی۔۔انداز دو ٹوک تھا۔

رشید جو فریحہ سے ڈر کر چپ رہنے کی توقع کر رہا تھا ایسے جواب پر ششدر سا رہ گیا۔

اور آپ کا یہ سچ۔۔یہ گھٹیا چہرہ میں دکھاؤں گی دنیا کو۔۔میں دوں گی آپ کے خلاف گواہی عدالت میں۔۔فریحہ نے نخوت سے رشید کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہاری اتنی ہمت۔۔رشید غصے سے فریحہ کی جانب آیا اور زور سے اُس کا منہ دبوچ دیا۔

فریحہ درد سے کراہنے لگی تھی۔۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ ظلم کے خلاف آواز بلند کرے گی۔۔وہ رشید کو اُس کی اصلیت دکھانا چاہتی تھی۔

رسید نے جھٹکے سے فریحہ کو چھوڑا وہ منہ کے بل زمین پر گری تھی۔۔

ہونٹوں سے خون نکلنے لگا تھا۔

تو دے گی میرے خلاف گواہی۔۔ہاں تو دے گی۔۔رشید نے زمین پر پڑے اُس کے وجود کو ٹھوکر ماری۔

فریحہ نے اٹھنے کو کوشش کی لیکن وہ پھر سے گر گئی۔

تجھ جیسی عورت تو میری جوتی کے بھی لائق نہیں ہے۔۔اور تجھے کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے طلاق دے کر تجھے رہا کردوں گا۔۔کبھی نہیں۔۔ وہ چلاتے ہوئے بولا۔

مجھے اپنے وجود سے نفرت ہوتی ہے کہ میں نے آپ جیسے شخص بلکہ ایک گھٹیا انسان جو کہ انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہے اُس کے ساتھ اپنی زندگی کے اتنے سال گزرے ہیں۔۔وہ زمین پر پڑی نفرت سے رشید کی جانب دیکھ کر بولی۔

رشید کی رگیں غصے سے تن چکی تھی۔۔وہ آج خود کو بے بس محسوس کر

رہا تھا۔

میری باتیں سنتی ہے چھپ چھپ کر۔۔قسم سے اگر میں تجھے کل رات دیکھ لیتا تو اسی وقت تیرا حشر برا کر دیتا۔۔۔وہ غصے سے تنی رگوں کے ساتھ بولا اور زور سے فریحہ کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔

انگلیوں کے نشان فریحہ کے چہرے پر چھوٹ گئے تھے۔اُس کی آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا۔

حازق گھر سے باہر تھا۔وہ شادی کا سوٹ لینے گیا تھا زرنین کے ساتھ۔۔دو دن بعد رخصتی تھی۔۔اماں جان نے دونوں کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنی ساری شاپنگ خود کریں۔۔وہ فریحہ کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا لیکن فریحہ نے طبیعت خراب ہے کہہ کر دونوں کو بھیج دیا تھا۔وہ ساری رات بے سکون رہی تھی۔۔صبح فجر کی نماز پڑھ کر اُس نے گڑگڑا کر رب سے دعا مانگی تھی۔۔وہ سب کو سچ بتانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

حازق کے جاتے ہی رشید فریحہ کے کمرے میں داخل ہوا۔اُسے ایک ملازم نے بتایا تھا کہ فریحہ نے اُس کی ساری باتیں سن لی ہیں۔۔

وہ دھونس اور رعب جما کر فریحہ کا منہ بند کروانا چاہتا تھا۔۔

اُسے لگا تھا کہ فریحہ ایک بار پھر ڈر کر سہم کر رہ جائے گی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کا برا وقت شروع ہوچکا تھا۔۔

زرنین خود مکمل طور پر ڈھانپے حازق کے ساتھ چل رہی تھی۔۔وہ خوش تھی بہت۔۔حازق کا ساتھ ہونا ہی ایک خوبصورت احساس تھا۔۔

انہوں نے شاپنگ کی اور اب وہ دونوں شاپنگ مال کے قریب ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے۔

جی تو بیگم صاحبہ آپ کیا کھانا پسند کریں گی۔۔حازق نے ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہا۔

میں کب کچھ کھا سکتی ہوں۔۔نقاب میں ہوں میں۔۔اتار نہیں سکتی۔۔ زرنین نے حازق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

حازق نے زرنین کی آنکھوں میں دیکھا۔گہری آنکھوں پر پلکوں کی بار تھی۔۔وہ نقاب میں بھی اُسے بہت خوبصورت لگتی تھی۔۔

ایک بات پوچھوں زرنین۔۔حازق کھویا کھویا بولا۔

جی پوچھیے۔۔زرنین نے ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھا۔

تمہیں گرمی نہیں لگتی نقاب میں۔۔میرا مطلب ہے تم کب سے نقاب میں ہو۔۔شاپنگ بھی ایسے ہی کی تھی اور اب ریسٹورنٹ میں بھی۔۔
حازق کو ترس آیا زرنین پر۔۔۔

حازق عورت کو پردہ کرنے کا حکم ہے اور پھر یہ تو اچھی بات ہے نا کہ ایک عورت خود کو غیر محرم سے محفوظ رکھے۔۔مجھے دیکھنے کا حق صرف آپ کا ہے۔میں خود کو آپ کی امانت سمجھتی ہوں اور امانت میں خیانت کر کے میں رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔۔میرا سنگھار بھی آپ ہی کیلیئے ہے۔۔زرنین مسکراتے ہوئے بولی۔۔نقاب میں اُس کی آنکھیں چھوٹی ہوگئی تھی۔۔

میں بہت خوش نصیب ہوں کہ مجھے تم جیسی پاک باز لڑکی بیوی کے روپ میں ملی ہے۔۔میری خواہش ہے کہ مجھے جنت میں تمہارا ساتھ ملے۔۔وہ زرنین کو نظروں کے حصار میں لئے بولا۔

انشاءاللہ۔۔ہم دونوں مل کر ایک دوسرے بہتر انسان بنائیں گے تاکہ جنت میں ایک دوسرے کا ساتھ حاصل کر سکیں۔۔زرنین نے اپنا نقاب

درست کیا۔۔حازق نے محبت لٹاتی نظروں سے اُسے دیکھا۔

اچھا اب میں جوس منگوانے لگا ہوں وہ تو پی سکتی ہو نا۔۔حازق نے آنکھیں چھوٹی کیں۔

جی جی پی لوں گی۔۔

حازق زرنین کو گھر پر چھوڑتا اپنے گھر آگیا تھا۔۔اُس نے راہداری عبور کی اور بڑے سے صحن میں آگیا۔۔شام کا وقت تھا۔سورج غروب ہونے والا تھا۔۔وہ شاپنگ بیگ ہاتھ میں تھامے چل رہا تھا۔اُسے مدھم سی آوازیں آئی۔۔جو سمجھ سے باہر تھیں۔فریحہ کے چلانے کی آواز آئی۔اُس نے اپنے قدموں کو فریحہ کے کمرے کی جانب موڑا۔

فریحہ کی ایک چیخ اُس کے کان میں پڑی۔۔اُس کا دل زور سے دھڑکا۔

وہ تیز تیز قدموں سے فریحہ کے کمرے کی طرف گیا اور جھٹکے سے دروازہ کھولا۔۔سامنے کا منظر دیکھ کر اُس کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

پہلے حیرت۔۔پھر بے یقینی اور پھر غصے میں تبدیل ہوگئے۔۔

رشید نے فریحہ کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا اور فریحہ بری طرح تڑپ رہی تھی۔۔

بابا سائیں۔۔حازق چلایا تھا۔

رشید نے گردن موڑ کر دیکھا حازق سخت تاثرات لئے اُس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں امی جان کو۔اُس نے کھینچ کر فریحہ کو الگ کیا۔

فریحہ سسکنے لگی تھی۔۔رشید کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ حازق کو اُس کی سچائی معلوم ہو۔۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپ اِس حد تک بھی گر سکتے ہیں۔ایک عورت جو رب نے آپ کو امانت کے طور پر سونپی ہے آپ نے اُس پر ہمیشہ ظلم کیا۔۔کبھی سوچا ہے اللہ کتنا ناراض ہوگے آپ سے۔۔کیا خوف نہیں آتا آپ کو اللہ کے انصاف سے۔۔؟کبھی احساس پیدا نہیں ہوا آپ کے دل میں۔۔حازق بے بسی سے گویا ہوا۔

اُس نے فریحہ کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔

دیکھو حازق بیٹا میری بات سنو۔۔رشید کو سمجھ نا آیا وہ کیا کہے۔۔

آج جیسے وہ خود کو ہارتا محسوس کر رہا تھا۔

کیا بات سناؤ گے۔۔ارے کیا کیا بتاؤ گے اپنے بارے میں۔۔کس کس گناہ کو چھپاؤ گے۔۔تمہارا بے بس لہجہ اِس بات کی گواہی ہے کہ تم اللہ کی پکڑ میں آچکے ہو۔۔وہ سخت عزاب دینے والا ہے۔۔تمہارا حشر بہت برا ہو گا رشید۔۔بہت برا۔۔فریحہ نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ کہا۔

اُس کا گلا خشک ہونے لگا تھا۔۔

حازق نے پریشانی سے ماں کو دیکھا۔۔وہ آج تک ایسے نہیں بولی تھی۔۔

تم اپنا منہ بند رکھو۔۔اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔رشید نے ہنکار بھر کر کہا۔وہ کسی بھی طرح فریحہ کو چپ رکھنا چاہتا تھا۔۔

کیوں رہوں میں چپ۔۔۔فریحہ حازق کے حصار سے نکلی۔

حازق کو بھی تو پتا چلے اُس کے باپ کا گھٹیا روپ۔۔یہ۔۔یہ جو آدمی ہے نا حازق۔۔اُس نے رشید کی طرف اشارہ کیا۔

حازق ساکت وجود کے ساتھ کھڑا تھا۔۔اُس کا دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے

سے قاصر تھا۔

یہ قاتل ہے۔۔تمہاری خوشیوں کا قاتل۔۔اِس شخص نے قتل کیا تھا حمید بھائی کا جائیداد کی خاطر۔۔لیکن پھر بھی کچھ ہاتھ نہ آیا۔۔فریحہ کی آواز اب آہستہ ہوگئی تھی۔۔

وہ بول بول کر تھک گئی تھی۔

بابا سائیں آپ نے۔۔حازق نے بے یقینی سے باپ کو دیکھا۔

حازق کو لگا اُس کا دل پھٹ جائے گا۔۔اتنا بڑا سچ۔۔وہ اندر تک کانپ گیا تھا۔۔

رشید چور نظروں سے سب دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں اسی شخص نے۔۔میں نے خود سنا تھا اور آج یہ میرا منہ بند کروانے آیا تھا لیکن میں سب کو بتاؤں گی۔۔وہ جنونی انداز میں بولی۔

یہ عورت پاگل ہوچکی ہے بالکل پاگل۔۔علاج کرواؤ اِس کا۔۔رشید قہر آلود نظر سے فریحہ کو دیکھتا کمرے سے بھاگنے کے انداز میں باہر نکلا۔

امی جان آپ ادھر آئیں بیٹھیں یہاں۔۔حازق نے آگے بڑھ کر فریحہ کو

بیڈ پر بٹھایا۔

وہ پریشان سا ماں کو دیکھنے لگا۔

حازق مجھے ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہنا۔۔میں مر جاؤں گی۔۔وہ رو رہی تھی۔۔بہت سے سالوں کا غبار نکلا تھا۔

میں کسی قاتل کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔میں نہیں رہنا۔فریحہ نے بے‌دم ہوکر اپنا وجود بیڈ پر گرا دیا۔

امی جان۔۔حازق نے تکلیف سے ماں کو دیکھا اور کانپتے وجود کے ساتھ ڈاکٹر کو فون ملانے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رشید گاڑی میں بیٹھا شراب پی رہا تھا۔۔وہ فریحہ کو بھی مار دینا چاہتا تھا اگر حازق نہ آتا تو شاید وہ یہ بھی کر گزرتا۔۔اُس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہورہا تھا۔۔اُس نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور گاڑی چلاتا ہوا سنسان سڑک پر نکل آیا۔

ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔۔وہ وقفے وقفے سے بوتل کو منہ سے لگاتا اور گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کردیتا۔۔

میں۔۔میں مار دوں گا سب کو۔۔چھوڑوں گا نہیں تمہیں فریحہ۔۔مار دوں گا۔۔وہ جنونی انداز میں بولا۔شراب کا نشہ چڑھنے لگا تھا۔۔اُس کا دماغ سن ہونے لگا۔

آنکھوں کے سامنے گرد چھانے لگی تھی۔۔

وہ ابھی بھی گاڑی بری طرح سے چلا رہا تھا۔

اچانک ایک بڑا سا ٹرک اُس کے سامنے آیا۔۔اُس نے دھندلاتی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھا۔۔اُس کا دماغ چلنا بند ہوگیا تھا۔۔اُس نے گاڑی کی سپیڈ کنڑول کرنا چاہی لیکن اُس کے ہاتھوں سے جان نکل رہی تھی۔ وہ نشے میں ڈوبا کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔۔اُسے اپنی موت نظر آئی۔۔اُس نے خوف سے بڑے سے ٹرک کو اپنی جانب آتا دیکھا جو کب سے ہارن بجا رہا تھا۔۔

اُس کا دل ڈوبنے لگا۔۔چیخ مارنے کیلئے آواز نکالنا چاہی لیکن آواز جیسے مر گئی تھی۔۔گاڑی تیز رفتار سے چلتی ٹرک میں جالگی تھی۔۔

گاڑی کا برا حشر ہوگیا تھا۔۔کوئی بھی دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ گاڑی چلانے والا بچ سکتا ہے۔۔

آہستہ آہستہ لوگوں کی بھیڑ بڑھنے لگی۔۔ہر شخص افسوس سے اندر بے جان پڑے وجود کو دیکھنے لگا۔۔جس کا چہرہ بری طرح بگڑ چکا تھا۔۔اور وہ خون میں لت پت پڑا تھا۔

رشید اپنی بے جا انا اور ضد کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی مول لی تھی۔۔ اور اُسے اتنا بھی موقع نہ ملا کہ وہ معافی مانگ سکے۔۔اُس نے اللہ کے بندوں کا دل دکھایا تھا۔۔اور اللہ بھی تب تک معاف نہیں کرتا جب تک اللہ کا بندہ معاف نہ کردے۔۔

اللہ نے انسان کو آخری سانس تک معافی کا موقع دیا ہے لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ اُس کا آخری وقت کب آجائے۔۔

یہ تو دنیا کی رسوائی تھی ابھی آخرت کا حساب تو الگ سے تھا۔۔

اُس دن کا حساب جب ہر ایک جان خوف کے حصار میں ہوگی۔۔خوف سے تھر تھر سب کے وجود کانپ رہے ہوگے۔۔کوئی کسی کیلئے کچھ نہ کرسکے گا۔۔ہر جگہ نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔۔دل مارے دہشت کے ابل رہے ہوگے۔۔پتّے پانی پانی ہوجائیں گے۔

جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس

دن اللہ کا ہے۔

اور دوزخیوں کے چہرے بری طرح بگاڑ دیئے جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے انہیں بالوں سے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں داخل کریں گے۔۔نہایت ذلت آمیز گھڑی ہوگی۔۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۚ

اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔۔

استغفر اللہ۔۔کیسا ہوگا وہ دن۔۔وحشت سے بھرپور۔۔خوف کے مارے دل گلوں تک آن پہنچے گے۔انصاف کا دن۔۔فیصلے کی گھڑیاں۔۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ

اور تو کیا جانیں کیسا انصاف کا دن۔۔

اللہ کی عدالت۔۔

برہنہ بدن۔۔

شرمندگی سے جھکے ہوئے چہرے۔۔

خون بہاتی آنکھیں۔۔۔۔

آب کو ترستے لب۔۔

خشک ہوتی رگیں۔۔

پسینے سے شرابور کانپتے وجود۔۔

اللہ ھو اکبر۔۔

لیکن۔۔

ایمان والے پرسکون ہوگے۔۔اُن کا رب راضی ہوگا۔۔اُن کے نام عزت سے پکارے جائیں گے۔۔

انہیں احترام سے بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

بہشت۔۔جنت الفردوس۔۔خوبصورت جگہ۔۔ایمان والوں کا ٹھکانہ۔۔

اِنَّ الاَبرَارَ لَفِی نَعِیمٍ

بیشک نیکو کار ضرور بہشت میں ہیں۔۔

ایک سال بعد

زرنین اور حازق کی شادی ہوچکی تھی۔۔اور وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے۔۔زرنین کی خواہش کے مطابق ایک ادارہ بن رہا تھا جہاں ابھی تعمیراتی کام چل رہا تھا اور بہت جلد مکمل ہونے والا تھا۔۔

زوجاجہ بیگم اب حازق کے ساتھ ایک گھر میں ہی رہتی تھیں رشید کی موت پر زوجاجہ بیگم نے بہت آنسو بہائے تھے۔۔

وہ ابھی بھی اِس بات سے بے خبر تھیں کہ ان کی اولاد کو قتل کرنے والا رشید ہی تھا۔۔دو جوان بیٹوں کی موت کسی بھی شخص کا بوڑھاپا خراب کرسکتی ہے۔۔

فریحہ نے سارے آنسو اپنی قسمت کیلئے بہائے تھے۔۔اب اُسے ساری عمر ایک قاتل کی بیوہ بن کر رہنا تھا۔۔اُس نے حازق کو منع کیا تھا کہ وہ زوجاجہ بیگم یا زرنین کو اپنے باپ کی اصلیت نہ بتائے وہ نہیں چاہتی تھیں کہ رشید کے عزاب میں اضافہ ہو۔۔وہ معاف کرچکی تھی رشید کو۔۔اپنا فیصلہ اللہ کی عدالت میں دے دیا تھا اُس نے۔۔

حازق کیلئے یقین کرنا مشکل تھا بہت وہ باپ کو ایک قاتل انسان کے روپ میں کیسے قبول کر لیتا۔۔

وہ ہر روز رشید کے حق میں دعا کرتا۔۔اُس کیلیے مغفرت طلب کرتا۔۔ شاید اسی سے رشید کے عزاب میں کمی آجائے۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

حازق۔۔زرنین نے حازق کو پکارا جو لیپ ٹیپ پر کام کرنے میں مصروف تھا۔

جی مسز فرمایئے۔۔حازق نے بنا گردن اٹھائے کہا۔۔لہجے میں محبت تھی۔

میری بات سنے۔۔زرنین نے الماری سے کتاب نکالی اور اُس تک آئی وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔

جی سنایئے۔۔حازق پھر مختصر سا بولا۔

حازق۔۔آپ یا تو کام کر لیں یا میری بات سُن لیں۔۔زرنین جھنجلا کر بولی۔

اُسے غصہ آیا تھا حازق پر۔۔وہ کب سے اُسے پکار رہی تھی اور وہ کام میں مصروف تھا اب اتنا بھی کیا ضروری کام جو بیوی کی بات سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔

حازق نے گردن اٹھائی۔۔زرنین کرے تیور لئے اُسے دیکھ رہی تھی۔

اللہ توبہ۔۔حازق نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

یہ کیا بیویوں کی طرح گھور رہی ہو مجھے۔۔اُس نے آنکھیں بڑی کیں اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کیونکہ میں بیوی ہی ہوں۔۔مجھے لگتا ہے آپ کی یاداشت کمزور ہوچکی ہے۔۔ایک سال پہلے آپ مجھے بیاہ کر اِس گھر میں لے آئے تھے۔۔ زرنین نے اُسے گھوری سے نوازا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا جی لیکن ابھی تو ایک سال ہونے میں دو دن کم ہیں۔۔یاداشت میری نہیں آپ کی خراب ہے بیگم صاحبہ۔۔حازق نے زرنین کے سر پر چپت لگائی۔۔آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

ہاں ابھی ایک سال بھی پورا نہیں ہوا اور آپ مجھے بھول بھی گئے ہیں۔ کتنے دن ہوگئے ہیں ٹھیک سے بات بھی نہیں کی۔۔زرنین نے منہ پھلا کر کہا۔

تم کچھ زیادہ نہیں بولنے لگ گئی شادی کے بعد۔۔حازق نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

جب نہیں بولتی تھی تب کہتے تھے کہ بولو اور اب بولتی ہوں تو کہہ رہے ہیں کہ زیادہ بولتی ہوں۔کسی حال میں خوش نہیں آپ۔۔زرنین تیز تیز بولتی گئی۔

حازق نے حیرت سے اُس کی تیز چلتی زبان دیکھی جو شاید اُسی کے ساتھ کا اثر تھی۔

اچھا میری ماں۔۔مجھے معاف کردو۔۔آپ زیادہ بولتی ہی مجھے اچھی لگتی ہیں۔۔حازق نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ لیا۔

زرنین خاموش ہوگئی۔۔حازق کتنے دنوں سے کام میں بہت زیادہ مصروف تھا۔۔وہ گھر میں بھی ہوتا تو لیپ ٹاپ پر لگا رہتا یا تھک کر سو جاتا۔۔ زرنین حازق سے آج سارے گلے شکوے کرنے کی تیاری میں تھی۔۔ حازق کی محبت نے اُسے بدل دیا تھا۔۔وہ زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی ہنسنا مسکرانا سیکھ لیا تھا اُس نے۔۔۔

آپ کتنے دنوں سے صرف کام مصروف ہیں۔۔زرنین نے شکوہ کنا نظروں سے اُسے دیکھا۔

جی کیونکہ میں آپ ہی کیلئے مصروف ہوں۔۔حازق اطمینان سے بولا اور

زرنین کو اپنے ساتھ لیے بیڈ تک آیا۔

زرنین۔۔

جی۔۔زرنین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ڈائری اب بھی اُس کے ہاتھ میں تھی۔

دو دن بعد تمہارا بہت بڑا خواب پورا ہوجائے گا۔۔حازق نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔

کیا مطلب۔۔زرنین نا سمجھی سے بولی۔

مطلب یہ کہ دو دن بعد ادارے کا سارا کام اپنے اختتام کو پہنچ جائے گا۔۔اور پھر اُس کی افتتاح ہوگی انشاءاللہ۔۔حازق نے مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

کیا واقعی۔۔زرنین کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

حازق نے سر اثبات میں ہلایا۔

حازق میں آپ کو کیسے بتاؤں۔۔میں۔۔میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔ زرنین بولتے بولتے بیڈ سے اٹھی۔

اُسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کرے۔۔حازق بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

بیگم صاحبہ حوصلہ رکھیں۔۔اور بس اب تیار رہیں افتتاح کیلیئے۔۔حازق نے اُس کی ناک دبائی۔

ایک اجازت چاہیئے مجھے آپ سے۔۔زرنین نے جھجکتے ہوئے کہا۔

حکم کیجیے آپ۔۔حازق سر کو خم دیتا بولا۔

زرنین حازق کے انداز پر مسکرا دی۔۔

میں چاہتی ہوں کہ ہم شادی کی پہلی سالگرہ ادارے میں منائیں۔۔ایسے لوگوں کے ساتھ جو خوشیوں کے طلب گار ہیں۔۔میں چاہتی ہوں کہ آپ سب فلاحی اداروں کو انوائٹ کریں۔۔میں غریب طبقے کے لوگوں کے ساتھ اپنی خوشی کو بانٹنا چاہتی ہوں۔۔میں سب کو بتاؤں گی کہ یہ ادارہ آپکی محنت سے قائم ہوا ہے۔۔رزنین نے حازق کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

حازق دلچسپی سے اُس کی باتیں سن رہا تھا۔۔وہ کتنا پیارا دل رکھتی تھی۔۔

زرنین یہ تو آپ کا خواب تھا جسے پورا کرنے میں۔میں نے تھوڑی سی کوشش کی ہے بس۔۔میرا اِس سب میں کوئی عمل دخل نہیں۔۔یہ اللہ

کا فضل ہے جس نے اِس نیک کام کو پایا تکمیل تک پہنچایا ہے اور ہمیں اِس بات کا شرف دیا ہے کہ ہم مخلوقِ خدا کیلیئے کچھ کر سکیں۔۔ورنہ میری کیا اوقات ہے۔۔حازق نے رب کا شکر ادا کیا۔۔جب سے زرنین اُس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی وہ ہر روز رب کا شکر ادا کرتا۔۔

جی بالکل۔۔زرنین بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔اُس کی آنکھوں میں نمی چھانے لگی تھی۔۔وہ خاموشی سے وہاں سے جانے لگی جب حازق نے اُس کا بازو پکڑا۔

تم ٹھیک ہو۔۔حازق اُس کے سامنے آیا۔۔

زرنین کی آنکھیں جھلکنے لگی تھی۔۔وہ خاموش رہی۔۔

زرنین کیا ہوا ہے۔۔حازق نے بے چینی سے پوچھا۔

وہ گھبرا گیا تھا زرنین کو روتا دیکھ کر۔۔۔

مجھے بابا کی یاد آرہی ہے۔۔اگر آج وہ زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔۔ زرنین روتے ہوئے بولی۔

حازق نے اس کے آنسو صاف کیے۔

وہ اب بھی بہت خوش ہونگے۔۔اور تم اُن کیلئے دعا کیا کرو۔۔اگر ایسے روؤ گی تو انہیں دکھ ہوگا بہت۔۔حازق پیار سے اُسے سمجھایا۔۔

اچھا لیکن اِس میں لکھا کیا ہے بابا نے۔۔حازق نے دلچسپی سے پوچھا۔

ایک نظم۔۔میرے لئے۔۔زرنین کا دل بھر آیا۔۔

وہ پھر سے بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی۔۔

اُس نے نظم سنانا شروع کی۔

حازق بھی اُس کے ساتھ بیٹھا محوت سا اُسے سننے لگا۔

زندگی میں ہر طرف خوشیاں بکھر گئی تھیں۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews